بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ﴾

احکام و مسائل

تراویح و وتر

تالیف

مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی حفظہ اللہ

ابن حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

مدینہ منورہ علی صاحبہا أفضل الصلوۃ و أزکی السلام

معہد الترمذی ایچی سن سوسائٹی رائے ونڈ روڈ لاہور

فہرست

تراویح کا بیان ۱۰

{پہلی فصل: فضائلِ تراویح} ۱۰

قیام رمضان ۱۰

رمضان اور قرآن ۱۱

{دوسری فصل} ۱۲

مسائل تراویح ۱۲

نماز تراویح مردوں اورِ عورتوں دونوں کیلئے سنت موکدہ ہے ۱۲

نماز تراویح کی فضیلت ۱۲

تراویح کے تارک کا حکم ۱۳

سفر میں تراویح کا حکم ۱۳

جو عذر شرعی کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے اس کیلئے تراویح کا حکم ۱۴

تراویح کی بیس رکعتوں کا ثبوت ۱۵

کیا رسول اللہ ﷺ نے باجماعت تراویح پڑھائی ہے؟ ۱۶

دور نبوی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں کتنی رکعات تراویح پڑھنا ثابت ہے ۱۷

آٹھ رکعت تراویح کی دلیل ۲۰

دور تابعین میں بیس رکعت تراویح کا ثبوت ۲۲

بیس رکعت تراویح پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ۲۳

آٹھ رکعت تراویح والی روایت کا جواب ۲۴

گھر میں تراویح باجماعت ادا کرے اور مسجد نہ جائے تو کیا حکم ہے ۲۶

وظیفہ کی وجہ سے جماعت تراویح کا ترک درست نہیں ۲۷
ایک مسجد میں تراویح کی دوسری جماعت ۲۸
پیچھے رہ جانے والوں کا تراویح کی نماز جماعت سے ادا کرنا ۲۸
مسجد کے اوپر نیچے تراویح کی دو جماعت ۲۹
نماز تراویح مسجد کی چھت پر ادا کی جائے تو کیا حکم ہے ۲۹
عورتوں کی جماعتِ تراویح ۳۰
عورتیں وتر کی جماعت کریں یا نہیں ۳۱
گھر میں حافظ بالغ لڑکے کی اقتداء میں محرم و غیر محرم عورتیں تراویح پڑھیں تو کیا حکم ہے؟ ۳۱
کس عمر کا لڑکا تراویح پڑھا سکتا ہے ۳۲
امرد کی امامت کا حکم ۳۴
نماز تراویح میں امامت کرانے والے کی داڑھی اگر ایک مشت سے کم ہو تو اس کا حکم؟ ۳۵
نابینا حافظ قرآن کی امامت ۳۵
رمضان سے ایک ماہ قبل نماز پڑھنے اور ڈاڑھی رکھنے کا اہتمام کرنے والے کی امامتِ تراویح ۳۵
تراویح پڑھانے والا پابند شرع نہ ہو تو شرعی حکم ۳۶
نابالغ کے پیچھے تراویح پڑھنے والا گناہگار ہے یا نہیں ۳۷
ایک شخص فرض اور وتر پڑھائے اور حافظ صرف تراویح پڑھائے تو کیسا ہے؟ ۳۸
دو امام مل کر تراویح پڑھائیں؟ ۳۹
تراویح میں نابالغ حافظ کا لقمہ دینا ۳۹
امام تراویح سامع کا لقمہ لینے تک خاموش رہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۰
تروایح میں غیر مصحف میں دیکھ کر امام کو لقمہ دینا ۴۱

تراویح میں مصحف دیکھ تلاوت کرنے کا حکم ۴۱
تھکان کی وجہ سے بیٹھ کر تراویح پڑھنے کا حکم ۴۲
تجوید میں بے احتیاطی کرنے والے کے پیچھے نماز تراویح کا حکم ۴۲
تراویح کے ہر شفعہ پر نیت کرنے کا حکم ۴۳
تراویح باجماعت قضا کرنے کا حکم ۴۳
تراویح میں پورا قرآن سنانے والا نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ ۴۴
تراویح میں بغیر سامع کے قرآن سنانے کا حکم ۴۴
جماعت کے ساتھ فرض نہ پڑھنے والا تراویح میں امام بن سکتا ہے.......................... ۴۵
ایک حافظ کا دو مسجدوں میں تراویح پڑھانا ۴۶
ایک مسجد میں مکمل تراویح پڑھنے کے بعد دوسری مسجد میں تراویح میں شریک ہونا............ ۴۷
تروایح کے لئے پختہ حفظ والے کو امام بنایا جائے ۴۷
تراویح کے معروفات و منکرات ۴۸
تراویح پر معاوضہ لینا اور دینا.. ۴۹
تراویح پر بخوشی حافظ کو نذرانہ دینا کیسا ہے ۵۰
حافظ کو آمد و رفت کا کرایہ دینا اور کھانا کھلانا معاوضہ میں داخل ہے یا نہیں ۵۱
حکم اُجرت بر سماع قرآن.. ۵۲
رمضان المبارک میں امام و مؤذن کے لئے چندہ کرنا.. ۵۲
مسجد کا مستقل امام تراویح پڑھانے کی اجرت لے سکتا ہے یا نہیں؟ ۵۵
تراویح کی دوسری رکعت میں قعدہ کے بغیر تیسری پر سلام پھیر دیا تو اعادہ واجب ہے........... ۵۶
دوسری رکعت میں بھول کر کھڑا ہو گیا پھر یاد آیا تو کیا کرے ۵۶

تراویح کی ایک رکعت میں تین سجدہ کرنے کا حکم ۵۷
کچھ رکعتِ تراویح گھر والوں کے ساتھ پڑھنا ۵۷
اگر امام صاحب دوسری رکعت میں بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے تو کیا کرے؟ ۵۸
رکعات تراویح میں اختلاف واقع ہو جائے ۵۹
تراویح کی بعض رکعتیں طویل اور بعض مختصر ۶۰
تراویح میں سجدہ تلاوت رکوع سے ادا ہو جائے گا یا نہیں ۶۰
چند سوالات اور انکے جوابات ۶۱
نماز تراویح میں تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کی اہمیت ۶۴
شبینہ کا مسئلہ ۶۵
لائوڈ سپیکر پر شبینہ پڑھنے کا حکم ۶۵
لیلۃ القدر میں تنہا عبادت شبینہ سے افضل ہے ۶۶
الم ترکیف سے پڑھنا کب اور کیوں ایجاد ہوا ۶۷
کیا تراویح میں ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ جہراً پڑھنا چاہیئے ۶۸
تراویح کی ہر رکعت میں ”قل ہو اللہ“ پڑھنے کا حکم ۷۰
ختم قرآن پر ھم المفلحون تک پڑھنا مستحب ہے ۷۰
نماز تراویح اور وتر کے بعد دعا ثابت ہے یا نہیں ۷۱
”سبحان ذی الملك والملکوت“ پڑھنے کا حکم ۷۲
ترویحہ کی تسبیح بلند آواز سے ۷۲
تراویح میں ختم قرآن سنت ہے ۷۳
تراویح میں چھوٹا ہوا قرآن پورا کرنے کی ترکیب ۷۴

فاسد شدہ رکعت کی قرأت کا اعادہ ۷۵
تراویح میں ایک ہی آیت کی تکرار ۷۶
بھولتے وقت ادھر ادھر سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ ۷۷
نیت باندھ کر لقمہ دے پھر نیت توڑے یہ کیسا ہے ۷۸
تراویح میں قرآن کی مقدار ۷۸
ختم تراویح کے موقع پر چندہ کر کے مٹھائی تقسیم کرنا ۷۹
ختم تراویح پر روشنی اور امام کو ہدیہ ۸۰
امام کا دو مرتبہ ختم کرنا تراویح میں ۸۲
{دوسرا باب} ۸۴
وتر کے متعلق مسائل ۸۴
تین رکعات وتر میں دوسری رکعت پر بیٹھنے کا ثبوت ۸۴
رمضان المبارک میں وتر با جماعت پڑھنے کا حکم ۸۸
غیر رمضان میں وتر با جماعت ادا کئے جائیں یا جماعت سے ۸۹
کچھ رکعات تراویح رہ جائیں تو وتر کے بعد پڑھے ۸۹
فرض پڑھانے والے کے سوا وتر کوئی اور پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ ۹۰
دعاء قنوت کے بعد درود شریف کا پڑھنا ۹۰
نماز وتر کے لئے کسی خاص سورت کو معین کرنا ۹۰
رمضان میں وتروں کا تہجد کیساتھ پڑھنا افضل ہے یا جماعت کیساتھ تراویح کے بعد ۹۲
ماہ رمضان میں جہر اور سر اور وتر پڑھنے کا جواز ۹۳
وتر بعد تہجد یا بعد تراویح ۹۴

(۱) تارک واجب گناہ گار ہے ۹۴
وتر میں لفظ واجب کہنے یا نہ کہنے کا حکم ۹۶
قنوت وتر میں نخلع و نترك کے معنی کی تحقیق ۹۸
دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا بعد میں ۹۸
قنوت نازلہ میں رفع یدین وغیرہ کا احکام ۹۹
ایک سلام کے ساتھ تین رکعت پڑھنے کا ثبوت ۱۰۰
وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کیوں پڑھی جاتی ہے ۱۰۲
وتر کی پہلی رکعت میں سورہ نصر اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا ۱۰۳
وتر کی تین رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھنا کیسا ہے ۱۰۳
وتر کے بعد سبحان الملک القدوس" بلند آواز سے پڑھنا ۱۰۴
جس نے عشاء کی نماز نہ پڑھی اس کے پیچھے تراویح پڑھی گئی تو تراویح کا اعادہ وقت اندر ضروری ہے
.... ۱۰۵
وتر میں دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کا ثبوت ۱۰۶
تراویح وتر سے پہلے بہتر ہے اور بعد میں جائز ہے ۱۰۷
جس کو فرض کی نماز نہ ملے وہ وتر کیسے پڑھے ۱۰۸

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

أما بعد:

رمضان المبارک کامہینہ پوری بنی نوع انسان کے لئے ایک نعمت عظمی ہے، جو مکمل رحمت اور برکت ہے اس کا ایک پل بھی غفلت اور سستی میں نہیں گزرنا چاہیے۔ جس کی ایک گھڑی بھی غفلت میں گزر گئی وہ بہت ہی محرومی میں مبتلا ہو گیا۔ رمضان شریف کامہینہ بہت سی عبادات کا جامع ہے روزہ، کثرت التلاوت، تراویح، اعتکاف، شب قدر اور جود وسخا سب اس میں جمع ہیں اور اغنیاء زکوۃ اسی مہینہ میں نکالتے ہیں اور صدقۃ الفطر کا تعلق بھی اسی مہینہ سے ہے اسی کے پیش نظر بندہ نے بتوفیق الہی اس کتاب کو تالیف کیا تاکہ مخلوق رب العالمین اس ماہ مبارک سے خوب مستفید ہو اور رب کائنات سے لو لگائے۔

بندہ نے اس کتاب میں رمضان شریف کے فضائل ومسائل، فضائلِ قرآن، آدابِ تلاوت، مسائلِ تراواتح، احکامِ اعتکاف، احکامِ زکوۃ، احکامِ صدقہ فطر اوراحکام عید کو مختصر انداز میں جمع کیا ہے یہ بندہ کی ناقص کوشش ہے اللہ تعالی بندہ کی اس ناقص کوشش کو قبول فرمائے اور نفع عام وتام فرمائے اور جن جن علماء کرام نے اس کتاب کی تالیف میں ہمارا تعاون فرمایاہے اللہ تعالی ان دارین میں جزاء خیر عطا فرمائے۔ اور

مزید دینی وعلمی خدمات کے لئے ان کو قبول فرمائے۔یہ کتاب کیونکہ رمضان شریف کے مختلف ابواب اور عناوین پر مشتمل ہے تو خیال ہوا کہ ان ابواب وعناوین کو الگ الگ بھی شائع کیا جائے تاکہ اس محنت کی باذن اللہ افادیت بڑھ جائے لہذا یہ رسالہ جو آپکے سامنے ہے تراویح کے فضائل ومسائل پر مشتمل ہے۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم وصل اللّٰهُمَّ وسلِّم وبارِك على نبيك وحبيبك سيدنا محمد صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيد الأولين والآخرين وإمام الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحابته أجمعين.

كتبه الفقير إلى الله تعالى:

عبد الرحمن الكوثر عفا الله عنه وعافاه وجعل آخرته خيرا من أولاه

ابن حضرت مولانا مفتى محمد عاشق الٰهى بلند شهرى مهاجرمدنى

روّاه الله من الكوثر الأحلى وأسكنه الفردوس الأعلى

بالمدينة المنورة (على صاحبها ألف ألف صلاة وسلام)

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نحمده و نصلی نسلم علی رسوله الکریم

تراویح کا بیان

{پہلی فصل: فضائلِ تراویح}

قیام رمضان

فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جو ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کرے (تراویح وغیرہ پڑھے) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر اس کے اب تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

فرمایا فخر دوعالم ﷺ نے کہ روزے اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے روزے کہیں گے اے رب ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا لہذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرمایئے۔ قرآن عرض کرے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا

لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجئے۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔(بیہقی فی الشعب عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

رمضان اور قرآن

فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ رمضان کی ہر رات میں جبریل (علیہ السلام) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔(صحیح بخاری و مسلم)

{دوسری فصل}

مسائل تراویح

نمازتراویح مردوں اورعورتوں دونوں کیلئے سنت موکدہ ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیاتراویح سنت کفایہ ہے۔ درمختار میں ہے کہ تراویح سنت کفایہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح کا سنت کفایہ ہونا کہیں بھی مذکور نہیں اس میں صاف لکھاہے سنة مؤكدة للرجال والنساء إجماعاً یہ صریح ہے سنت علی العین ہونے میں۔ (امداد الفتاوی ج۱/ ۳۲۵-۳۲۶)

مسئلہ: مرد مسجدوں میں باجماعت ادا کریں اور عورتیں گھروں میں پڑھیں یہی ان کے لئے بہتر ہے۔

نمازتراویح کی فضیلت

سوال: کیارمضان میں پانچ نمازوں اور سنتوں وغیرہ کے علاوہ کوئی اور نماز بھی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا(یعنی نماز تراویح وغیرہ)اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(بخاری ومسلم)

اس حدیث شریف سے اور اس کے علاوہ بعض دیگر احادیث سے نماز تراویح کا ثبوت ہو رہا ہے۔

تراویح کے تارک کا حکم

سوال: جو لوگ تراویح نہیں پڑھتے ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح عند الحنفیہ سنت مؤکدہ ہے اور جماعت بھی تراویح میں سنت ہے، تارک اس کے مسیئ اور آثم ہے۔فقط

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۵۵)

سفر میں تراویح کا حکم

سوال: سفر میں تراویح کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح کی تاکید سفر میں نہیں رہتی موقع ہو تو پڑھ لینا بہتر ہے اور موقع نہ ہو تو ترک کر دینا جائز ہے۔ویأتی المسافر بالسنن إن

کان فی حال أمن و قرار وإلا بأن کان فی خوف و فرار لا یأتی بها هو المختار (التنویر و شرحه باب صلاة المسافر ۱۳۱/۲ ط سعید)

(کفایۃ المفتی ج۳/ ۴۰۴)

جو عذر شرعی کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے اس کیلئے تراویح کا حکم

سوال: زید کہتا ہے کہ جو لوگ بوجہ عذر شرعی کے روزہ نہیں رکھتے وہ نماز تراویح ضرور پڑھیں ان کو ثواب ضرور ہو گا۔ بکر کہتا ہے کہ شخص معذور یا غیر معذور جو روزہ نہ رکھے وہ تراویح بھی نہ پڑھے بلکہ جو روزہ نہ رکھے ایسے شخص کا تراویح پڑھنا الٹا عذاب ہے۔ ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: زید کا قول صحیح ہے بکر غلط کہتا ہے۔ تراویح کے لئے روزہ شرط نہیں ہے۔التراویح سنة مؤکدة لمواظبة الخلفاء الراشدین للرجال و النساء إجماعا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الوتر والنوافل مبحث فی التراویح ج۱ ص۶۵۹ -ط-س-ج-۲ص٤۳)

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۷۱-۲۷۲)

سوال: پانچ ترویحوں سے کیا مراد ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: ہر چار رکعت کو ترویحہ کہتے ہیں اس لئے اس کو نماز تراویح کہتے ہیں۔ پس امام پر ترویحہ کے بعد اس کی مقدار بھی بیٹھے تاکہ لوگ کچھ راحت حاصل کرلیں۔

تراویح کی بیس رکعتوں کا ثبوت

سوال: تراویح میں کل کتنی رکعتیں ہوتی ہیں اور اگر بیس ہیں تو ان کا کیا ثبوت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: سن پندرہ ھجری میں باقاعدہ نماز تراویح باجماعت کا اہتمام کیا گیا جیسا کہ (بخاری ج ۱/ ۲۶۹ میں ہے) اس وقت لوگ باجماعت کتنی رکعات پڑھتے تھے۔ وہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عهد عمربن الخطاب فی شهر رمضان بعشرین رکعة قال و کانوا یقرؤن بالمئین من القرآن و کانوا یتوکئون علی عصیهم فی عهد عثمان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ من شدة القیام-

(بیهقی ج۲ /۴۹۶)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رض رضی اللہ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کی زمانے میں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالی

عنہم باجماعت) بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور قاری صاحب سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لیتے۔ اس حدیث کی سند بلا غبار صحیح ہے۔ (تحقیق تراویح ص ۵۱)

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت تراویح پڑھائی ہے؟

(۱) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت تراویح پڑھائی ہے؟

(۲) کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجد تراویح ہیں؟

سوال: (۱) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعت تراویح کی کوئی حدیث ہے یا نہیں؟

(۲) موجد تراویح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب و تمیم داری رضی اللہ عنہما کو رمضان میں جماعت کو کتنے رکعت تراویح کا حکم دیا تھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجد تراویح نہیں ہیں کیونکہ تراویح کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجد جماعت ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح جماعت سے پڑھائی ہے۔

(فتاوی محمودیہ ج ۱۱/ ۳۳۱)

دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں کتنی رکعات تراویح پڑھنا ثابت ہے

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں عشاء کی فرض نماز کے بعد باجماعت تراویح کتنی رکعت پڑھائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح باجماعت تین راتوں میں مروی ہے تعداد رکعات میں بیس کی روایت ہے:

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ان رسو ل الله ﷺ كان يصلى فى رمضان عشرين ركعة و الوتر (أخرجه ابن أبى شيبه فى مصنفة و البغوى فى معجمه و الطبرانى فى الكبير و البيهقى فى سننه (التعليق الحسن ۲/۵۶) و فى إسناده إبراهيم بن عثمان و فيه كلام)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور وتر پڑھتے تھے۔ (اس کو حافظ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں اور امام بغوی نے اپنی معجم میں اور امام طبرانی المعجم الکبیر میں اور امام بیہقی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ (کما فی التعلیق الحسن ج۲/۵۶)

اگرچہ اس کی سند میں ایک راوی ابرہیم بن عثمان کے بارے میں کافی کلام ہے مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے بعد بھی امت کیا تعامل اس حدیث کی توثیق ہو جاتی ہے اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاد ہے کہ: علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین(رضی اللہ عنہما) تمسکو بھا و عضوا علیھا بالنواجذ-

ترجمہ تمہیں پر میری اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے (پر عمل کرنا) ضروری ہے اور (میری) اور (انکی) سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو!

(رواہ ابوداؤد فی سننه رقم الحدیث ۳۹۹۱ و ابن ماجه و الحاکم فی المستدرك و الطحاوی فی شرح معانی الآثار و البیھقی فی شعب الإیمان و محمد فی المؤطا)

چنانچہ امت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین پر عمل کرتے ہوئے بیس رکعت پر عمل جاری رکھا۔

عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ قال: کنا نقوم من زمن عمربن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه بعشرین رکعة و الوتر (رواہ البیھقی فی المعرفةبإسناد صحیح. (التعلیق الحسن ج۲/۲۵۴)

ائمہ مجتہدین میں سے کوئی بھی بیس سے کم کا قائل نہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بیس رکعت مسنون ہیں اور بیس پر جمہور امت محمدیہ کا ہر زمانے میں عمل رہا ہے اور یہی تعداد راجح ہے۔ (کفایۃ المفتی ج۳/ ۴۰۵-۴۰۶)

عن يحى بن سعيد أن عمر بن الخطاب امر رجلا يصلى بهم عشرين ركعة-(مصنف ابن ابی شیبۃ۲/ ۲۹۳)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے:

و روى مالك من طريق يزيد بن خصفية عن السائب بن يزيد عشرين -

حضرت سائب فرماتے ہیں کہ عہد فاروقی میں بیس رکعت تراویح تھیں:

عن الحسن ان عمربن الخطاب رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ جمع الناس على أبى بن كعب رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ فكان يصلى بهم عشرين ركعة-

(ابو داؤد ج ۱/ ۲۰۲ سیر اعلام النبلاء ج ۱/ ۴۰۰)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع فرمایا اور وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔

عن عبد العزيز بن رفيع قال: كان أبى ابن كعب يصلى بالناس فى رمضان بالمدينة عشرين ركعة و يوتر بثلاث - (ابن أبى شيبة ج۲ /۳۹۳)

عبد العزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لوگوں کو رمضان مدینہ منورہ میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

عن عطاء قال:أدركت الناس وهم يصلون ثلثة و عشرين ركعة بالوتر -
(مصنف ابن أبي شيبة ج۲ /۳۹۳)

حضرت عطاء (۱۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں (صحابہ و تابعین) کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھتے ہی پایا۔

تنبیہ: وتر کے ساتھ گیارہ رکعت والی جتنی روایتیں ہیں محققین علماء کے نزدیک وہ سب تہجد کی روایتیں ہیں کیونکہ رمضان المبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کریم تہجد کی نماز میں بھی پڑھتے تھے۔

آٹھ رکعت تراویح کی دلیل

سوال: بیس رکعت کے منکرین آٹھ رکعت کی تائید میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں جس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے ماكان يزيد في رمضان و لا في غيره على أحد عشر ركعة اس کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: محققین علماء کے نزدیک اس روایت سے نماز تراویح مراد نہیں اور کسی بھی محدث نے اس کو تراویح کے باب میں نہیں لیا ہے محدثین میں سے امام مسلم، امام مالک، امام عبد الرزاق، امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ترمذی، امام ابو عوانہ، امام ابن خزیمہ، امام مروزی، امام دارمی، صاحب بلوغ المرام، صاحب مشکاۃ ان تمام نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے لیکن تراویح کے باب میں نہیں۔ دوم یہ کہ اور اس روایت کے الفاظ سے بھی اس طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ اس سے نماز تہجد مراد ہے۔ کیونکہ اس روایت میں ہے کہ ماکان فی رمضان ولا فی غیرہ اور یہ سب جانتے ہیں کہ غیر رمضان میں تراویح نہیں ہوتی۔ سوم یہ کہ اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ ﷺ کا عمل چار چار رکعت پڑھنے کا نقل کیا ہے۔ اگر اس سے تراویح کی نماز مراد ہے تو غیر مقلدین اس پر عمل کیوں نہیں کرتے چار چار رکعتیں اکٹھی تراویح کی کیوں نہیں پڑھتے۔ سنت پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ چہارم یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تراویح کی نماز باجماعت بیس رکعات قائم کی گئیں تو اس سوقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حیات تھیں انھوں نے بیس رکعت کے اوپر کوئی نکیر نہ فرمائی۔ اگر بیس رکعتیں

سنت کے خلاف ہوتیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی برداشت نہیں کرتے۔

دور تابعین میں بیس رکعت تراویح کا ثبوت

سوال: جیسا کہ ابھی گزرا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیس رکعتیں تراویح اور وتر پڑھائی جاتی تھیں تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں کیا عمل تھا اس سے آگاہ فرمایئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: حضرت سوید بن غفلۃ امامت کراتے تھے حضرت ابوالحضیب فرماتے ہیں۔ كان يؤمنا سويدبن غفلة في رمضان فيصلي خمس ترويحات عشرين ركعة حضرت سوید بن غفلۃ رضی اللہ تعالی عنہ رمضان میں ہمیں باجماعت پانچ ترویحات (بیس رکعات پڑھایا کرتے تھے۔

(بیہقی ج ۲/ ۴۹)

عن أبي البختري أنه كان يصلي خمس ترويحات في رمضان و يوتر بثلاث-

حضرت ابوالبختری سے مروی ہے کہ وہ رمضان میں پانچ ترویحات یعنی بیس رکعت اور تین وتر پڑھتے تھے۔

عن سعيد بن أبي عبيد أن علي بن ربيعة كان يصلي بهم في رمضان خمس

ترویحات و یوتر بثلاث - (ابن أبی شیبه ج ۲ /۳۹۳)

حضرت سعید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ علی بن ربیعہ پانچ ترویحات (یعنی بیس تروتح اور تین وتر باجماعت پڑھتے تھے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بیس رکعت کے ساتھ تراوتح کا لفظ اور بیس تراوتح کا عمل تابعین رحمہم اللہ میں بلانکیر جاری تھا اور پورے خیر القرون میں ایک شخص کا نام بھی پیش نہیں کیا جاسکتا جس نے بیس تراوتح پر انکار فرمایاہو یااس کو بدعت کہاہو۔ (تجلیات صفدر ج۳/ ۲۷۰-۲۷۱)

بیس رکعت تراوتح پر ائمہ اربعہ کااتفاق

سوال: زید و بکر کا جھگڑا یہ ہے کہ زید کہتا ہے کہ تراوتح کی نماز صرف آٹھ رکعت ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ تو بیس رکعتیں پڑھیں اور نہ پڑھنے کا حکم کیا شرع سے ثبوت دینے پر میں بھی بیس رکعت پڑھوں گا اب آپ کی خدمت میں بکر کی عرض یہ ہے کہ مذکور سوال کا جواب شرع سے دیں کوئی حدیث تحریر فرمائیں تو کتاب کا نام اور صفحہ بھی درج فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراوتح کی بیس رکعتیں ہیں بیس سے کم کا چاروں اماموں میں سے کوئی قائل نہیں۔ بیس سے زیادہ کے امام مالک اور امام شافعی

قائل ہیں آٹھ رکعت والی روایت نماز تہجد کے متعلق ہے اور نماز تہجد تراویح سے جدا ہے۔ مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں یہ روایت ہے۔ عن يزيد بن رومان أنه قال كان الناس يقومون فى زمان عمر بن الخطاب فى رمضان بثلث و عشرين ركعة(۱) یعنی یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تیئس رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی بیس تراویح اور تین وتر)

(۱)موطا الإمام مالك باب ماجاء فى قيام رمضان ص ۹۸ ط میر محمد کتب خانہ' کراچی)(کفایۃ المفتی ج ۳/ ۴۰۷)

آٹھ رکعت تراویح والی روایت کا جواب

سوال: غیر مقلدین حضرات آٹھ رکعات تراویح پڑھتے ہیں اور انکے دلائل میں سے ایک دلیل حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو مختلف کتبِ احادیث میں مذکور ہے اور خاص طور پر مؤطا کی روایت لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور کہتے کہ اس روایت کی روشنی میں صرف آٹھ رکعت تراویح پڑھنی چاہیئے۔ مؤطا امام مالک کی روایت ملاحظہ ہو:

مالك عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد أنه قال: أمر عمر بن

الخطاب رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ أبی بن کعب رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ وتمیما الداری رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ أن یقوما للناس بإحدی عشرة رکعة-

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اس روایت کا جواب یہ ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے تین حضرات ہیں (۱) حارث بن عبد الرحمن (۲) یزید بن خصیفہ ان دونوں طرق میں بلا اختلاف ۲۰ کا ذکر ہے (۳) محمد بن یوسف ان کے شاگردوں کا باہمی اختلاف ہے لہذا بیس رکعت والی روایت راجح ہے جامع مسجد میں تراویح کے باوجود قریب والی مسجد میں بھی تراویح درست ہے؟

سوال: جب کہ جامع مسجد شہر میں ہمیشہ سے جماعت تراویح ہوتی چلی آئی ہو تو ایک دوسری مسجد میں جو جامع مسجد کے قریب ہے جماعت تراویح قائم کرنا کیسا ہے کیا اس دوسری مسجد کو ضرار کا حکم ہوگا یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اس دوسری مسجد میں جو کہ جامع مسجد سے قریب ہے جماعت تراویح قائم کرنا طریق سنت کے موافق ہے۔ جماعت تراویح ہر ایک مسجد میں ہونا عمدہ ہے۔ موجب ثواب ہے۔ پس مسجد ضرار کا حکم دینا

اس دوسری مسجد کو فتویٰ دینے والے کی جہالت ہے اور حکم شریعت سے عدم واقفیت ہے۔(۱)فقط۔

(۱)وهل المراد أنها سنة كفاية لأهل كل مسجد من البلدة أو مسجد واحد منها أو من المحله ظاهر كلام الشارح الأول واستظهرط الثانى ويظهرلى الثالث الخ (رد المحتار باب الوتر والنوافل مبحث صلوٰةالتراويح (ج١ ص ٦٦٠-ط-س-ج٢ص٤٥) ظفیر۔(فتاوی دار العلوم دیو بند ج۴/ ۲۴۲-۲۴۳)

گھر میں تراویح باجماعت ادا کرے اور مسجد نہ جائے تو کیا حکم ہے

سوال: تراویح کی نماز گھر میں باجماعت ادا کرنا اور مسجد میں نہ جانا کیسا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اس صورت میں یہ حکم ہے کہ مسجد میں ادا کریں۔ وظاهر كلامهم هنا أن المسنون كفاية إقامتها بالجماعة فى المسجدحتى لو أقاموها جماعة فى بيتوتهم ولم تقم فى المسجد إثم الكل كذافى الشامى(۱) ص۵۲۱ (لیکن اگر کوئی جماعت سے اس طرح پڑھے کہ مسجد کی جماعت بند نہ ہو تو یہ درست ہے مگر یہ لوگ مسجد کی فضیلت سے محروم رہیں گے ردالمحتار ج۱ ص ٦٦٠ میں ہے: وإن صلى أحد فى البيت بالجماعةلم ينا لو أفضل جماعة المسجد.

(۱)رد المحتار مبحث فی التراویح ج ۱ ص ٦٦٠-ط-س-ج۲ص٤٥- البحر الرائق ص٦٨ /ج۲ / الوتر والنوافل (فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۵۱)

وظیفہ کی وجہ سے جماعت تراویح کا ترک درست نہیں

سوال: ایک شخص عشاء کی سنت اور وتر کے درمیان ایک وظیفہ کا عادی ہے رمضان میں چونکہ وتر با جماعت ہوتے ہیں تو وظیفہ کب پڑھنا چاہئے اگر وظیفہ پڑھتا رہے بارہ تراویح فوت ہوتی ہیں اور آٹھ ملتی ہیں تو وہ آٹھ تراویح پڑھ کر وتر کی جماعت میں شریک ہو جاوے ؟ یا جماعت وتر کو چھوڑے یا وظیفہ کو رمضان شریف میں ترک کر دے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: وظفیہ کی وجہ سے جماعت تراویح اور جماعت وتر کو نہ چھوڑنا چاہئے اور تراویح بیس ۲۰ رکعت پڑھنی چاہئے۔(۱) وظیفہ اگر پڑھنا ہو تو بعد وتر کے یا اور کسی وقت پڑھ لے غرض یہ کہ اس وظیفہ کی وجہ سے کسی واجب اور سنت کو ترک نہ کرے بلکہ وظیفہ ہی کو ترک کر دے یا دوسرے وقت پڑھے۔

(۱)والجماعة فیها سنة علی الکفایة إلخ وهی عشرون رکعة الخ بعشر تسلیمات (الدر المختار علی هامش رد المحتار مبحث التراویح ج ۱ ص ٦٦٠ -ط -س- ج٢ ص ٤٥)(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۸۵-۲۸۶)

ایک مسجد میں تراویح کی دوسری جماعت

سوال: تراویح و وتر کی جماعت ہو گئی تو دوسری جماعت کریں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: دوبارہ اس مسجد میں نہ کریں۔ فقط

(لوترك الجماعة فی الفرض لم یصلوا لتراویح جماعة (درمختار)

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۹۹-۳۰۰)

پیچھے رہ جانے والوں کا تراویح کی نماز جماعت سے ادا کرنا

سوال: اگر تراویح کی جماعت ہو گئی اور کچھ آدمی رہ گئے تو وہ لوگ مسجد کے علاوہ دوسری جگہ جماعت سے تراویح کی نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: جی ہاں پڑھ سکتے ہیں، یہ جماعتِ ثانیہ نہیں جس کو منع کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی محمودیہ ج۱۱/ ۳۶۹)

مسجد کے اوپر نیچے تراویح کی دو جماعت

سوال: ہمارے یہاں رمضان المبارک میں عشاء کے بعد جماعت خانہ میں ایک یا سوا پارے کی تراویح ہوتی ہے اور مسجد کی چھت پر تین سپارے کی تراویح ہوتی ہے، ایک ہی مسجد میں اس طرح کی دو جماعتیں ہو سکتی ہیں؟ وضاحت اور رہبری فرمائیں۔ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: بہتر اور اعلی صورت یہ ہے کہ تمام لوگ عشاء کی نماز ایک جماعت کے ساتھ ادا کریں اور اس کے بعد جو حضرات تین سپارے کی تراویح پڑھنا چاہتے ہیں وہ کسی گھر میں پڑھیں، مسجد کی چھت یا مسجد کی دوسری منزل پر نہ پڑھیں دوسرے منزلہ پر چڑھنا بھی مسجد کی چھت پر چڑھنے کے حکم میں ہے شرعی ضرورت کے وقت ہی اوپر جانا چاہئے۔

(فتاوی رحیمیہ ج۶/ ۲۶۴)

نماز تراویح مسجد کی چھت پر ادا کی جائے تو کیا حکم ہے

سوال: ہمارے یہاں موسم گرما میں نماز عشاء اور تراویح وغیرہ مسجد کی چھت پر پڑھی جاتی ہے جماعت خانے میں نہیں پڑھی جاتی اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: گرمی کی وجہ سے مسجد کے جماعت خانہ یا صحن مسجد کو چھوڑ کر چھت پر عشاء اور تراویح وغیرہ کی جماعت کرنا مکروہ ہے۔

ہاں جن کو جماعت خانہ اور صحن میں جگہ نہ ملے اگر وہ چھت پر جا کر نماز پڑھیں تو بلا کراہت جائز ہے کیونکہ یہ مجبوری ہے۔ بہر حال گرمی کی شدت ضرورت اور مجبوری نہیں پیدا کرتی کیونکہ اس سے یہی ہوتا ہے کہ مشقت بڑھ جاتی ہے اور جب مشقت بڑھ جاتی ہے تو اجر وثواب بھی زیادہ ملتا ہے اس کو مجبوری نہیں کہا جاسکتا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ۵ ص: ۳۲۲ میں ہے کہ تمام مسجدوں کی چھتوں پر نماز پڑھنا مکروہ ہے گرمی میں مسجد کے صحن میں نماز جماعت بغیر حرج کے صحیح ہے اگر کسی جگہ صحن داخل مسجد نہ ہو مسجد سے خارج ہو تو بانی مسجد اور اگر وہ نہ ہو۔ تو جماعت کے لوگ متفق ہو کر داخل مسجد کی نیت کریں۔ (تو وہ مقام داخل مسجد ہو جائے گا) اور اس پر مسجد کے جملہ احکام جاری ہوں گے۔

عورتوں کی جماعتِ تراویح

سوال: چند عورتیں جو حافظ قرآن ہیں یہ چاہتی ہیں کہ تراویح میں قرآن مجید اپنی جماعت سے ختم کریں ان کا یہ فعل کیسا ہے نیز عیدین کی نماز بھی

چند عورتیں جماعت سے پڑھ سکتی ہیں یا نہیں کیا عورت عورتوں کی امام بن سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: عورتوں کی جماعت اس طرح کہ عورت ہی امام ہو مکروہ ہے خواہ تراویح کی جماعت ہو یا غیر تراویح کی سب میں عورتوں کا امام ہونا عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۴/ ص ۲۶۵)

عورتیں وتر کی جماعت کریں یا نہیں

سوال: وتر کی جماعت عورتیں کریں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: وتر کی جماعت عورتیں نہ کریں (ویکرہ تحریما جماعة النساء ولو فی التراویح الخ (در مختار علی الشامی ج ا ص ۵۲۸) فقط۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج ۴/ ۲۹۹)

گھر میں حافظ بالغ لڑکے کی اقتداء میں محرم وغیر محرم عورتیں تراویح پڑھیں تو کیا حکم ہے؟

سوال: گھر میں کوئی بالغ لڑکا حافظ قرآن تراویح پڑھائے اور اس کے ساتھ دو تین آدمی ہوں اور پیچھے پردے میں عورتیں باجماعت تراویح پڑھیں

جن میں محرم بھی ہوں اور غیر محرم عورتیں بھی ہوں تو جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: حافظ بالغ لڑکا محرم عورتوں کی امامت کر سکتا ہے اور ان کے ساتھ غیر محرم عورتیں بھی پردے کی پابندی کرتے ہوئے شامل ہو جائیں تو شامل ہو سکتی ہیں البتہ اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو ایسی جگہ نامحرم عورتوں کا شامل ہونا جائز نہیں۔ اس پر فتن زمانہ میں عورتیں اپنے اپنے گھروں میں تراویح پڑھیں یہی افضل اور بہتر ہے، اسی میں ان کو زیادہ ثواب ملے گا:

ویکره حضور هن الجماعة ولو لجمعة وعيد و وعظ مطلقا ولو عجوزاً ليلا على المذهب المفتى به لفساد الزمان كما تكره إمامة الرجل لهن فى بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كأخته أو زوجته أو أمته أما إذا كان معهن واحد ممن ذكر اوا مهن فى المساجد لا درمختار على هامش شامى باب الإمامة ج۱ ص ۵۳۹-(فتاوی رحیمیہ ج۲۵۸/۶)

کس عمر کا لڑکا تراویح پڑھا سکتا ہے

سوال: کتنی عمر کا لڑکا قرآن شریف تراویح میں سنا سکتا ہے ایک لڑکے کی عمر تقریباً سولہ سال ختم ہونے کو آئی وہ کلام اللہ تراویح میں سنا سکتا ہے یا نہیں؟

اس لڑکے کے منہ پر داڑھی وغیرہ کچھ نہیں آئی اور ایسا لڑکا جو پندرہ سولہ برس کا ہو وہ اگلی صف میں بڑے آدمی کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے یا نہیں نیز چودہ سال کا ہو تو وہ بھی اگلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اگر دوسری علامت بلوغ کی مثلاً احتلام وغیرہ لڑکے میں موجود نہ ہوں تو شرعاً پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر بلوغ کا حکم دیا جاتا ہے۔ پس جس لڑکے کو سولہواں سال شروع ہو گیا ہے اس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز سب درست ہے اگرچہ بے ریش ہو اور ایسی عمر کا لڑکا اگلی صف میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور تیرہ چودہ برس کا امام نہیں ہو سکتا لیکن تراویح میں بتلانے کی وجہ سے (یعنی امام کو لقمہ دینے کے لئے) اس کو اگلی صف میں کھڑا کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلو مدیوبند ج ۴: ص: ۲۴)

مسئلہ: اگر چودہ برس کی عمر میں بلوغیت کے آثار پیدا ہو چکے ہوں اور وہ کہے کہ میں بالغ ہو چکا تو اس کے پیچھے نماز تراویح درست ہو جائے گی۔

(۱)ولا يجوز للرجال أن يقتد وأبا مراة أو صبى إلخ وفى التراويح والسنن المطلقه جوزه مشائخ بلخ ولم يجوز مشائخنا الخ والمختار أنه لا يجوز فى الصلوٰت كلها لأن نفل الصبى دون نفل البالغ الخ (هداية باب الإمامة ج

۱ ص ۱۱۱) (فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴، ۲۹۵)(مزید دیکھئے فتاوی رحیمیہ ج/۲۶۹-۲۷۷)

امرد کی امامت کا حکم

سوال: امرد لڑکے کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں ؟ مراد یہ ہے کہ بالغ ہوگیا مگر داڑھی مونچھ کچھ نہیں آئی خواہ حافظ ہو یا علم دین کا پڑھنے والا ہو، اور مقتدیوں کو بوجہ لڑکپن، اس کے امام ہونے میں اختلاف ہے۔ اس لئے شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اگر وہ خوبصورت ہے اور اس کو نگاہ شہوت سے لوگوں کے دیکھنے کا احتمال ہے تب تو اگر وہ حافظ یا طالب علم بھی ہو، تب بھی اس کی امامت مکروہ ہے اور اگر یہ بات نہیں صرف عوام کی ناپسندیدگی ہے تو اگر وہ سب مقتدیوں سے علم و قرآن میں اچھا ہو تو اس کی امامت مکروہ نہیں ہے اور اگر اتنی عمر ہوگئی ہے کہ اب داڑھی ابھرنے کی امید نہیں رہی ہے تو وہ امرد نہیں رہا۔ (امداد الفتاویٰ ج ا ص ۳۵۸)

نماز تراویح میں امامت کرانے والے کی داڑھی اگر ایک مشت سے کم ہو تو اس کا حکم؟

سوال: اگر تراویح کی نماز کی امامت کرانے والا حافظ ڈاڑھی مونڈتا ہو یا کاٹتا ہو اس کے پیچھے نماز تراویح پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: ایسے حافظ کو امام بنانا ناجائز ہے۔اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔(امداد المفتین ج:۲۶۱)

نابینا حافظ قرآن کی امامت

سوال: نابینا حافظ قرآن کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: فرض نماز ہو یا تراویح اگر نابینا امام طہارت میں محتاط ہو اور اس سے بہتر کوئی دوسرا امام نہ ہو تو جائز ہے۔(کفایۃ المفتی ج ۳/ ۸۰)

رمضان سے ایک ماہ قبل نماز پڑھنے اور ڈاڑھی رکھنے کا اہتمام کرنے والے کی امامتِ تراویح

سوال: عام طور پر رواج ہو گیا ہے کہ بہت سے حفاظ دس مہینے تک داڑھی منڈاتے رہتے ہیں اور ان میں سے بعض نماز بھی نہیں پڑھتے ابتدائی شعبان

یا نصف شعبان سے داڑھی اور نماز کا اہتمام کرتے ہیں اور رمضان المبارک میں تراویح کے امام بننے کے کوشاں ہوتے ہیں عید الفطر کی نماز سے فارغ ہوتے ہی یا عید الفطر کی نماز سے پہلے ہی داڑھی اور نماز دونوں ہی صاف ہو جاتی ہیں سوال یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی تراویح کی امامت صحیح ہے یا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اگر بار بار ایسا ہی کرتے ہیں تو یہ حالت بڑی ہی خطرناک ہے یہ تو ایک قسم کا دھوکہ ہے اگر تائب ہو کر باز نہ آئیں تو ان کو امام نہ بنانا چاہیے ان کی امامت مکروہ تحریمی ہو گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نظام الفتاوی ج۶/ جزء۱/ ۸۱)

تراویح پڑھانے والا پابند شرع نہ ہو تو شرعی حکم

سوال: ذیل میں مذکورہ اوصاف والے کے پیچھے تراویح صحیح ہے یا نہیں؟ (۱) خلاف سنت داڑھی رکھنے والے کے پیچھے (۲) سرکاری ملازم یا اسکول کے ٹیچر (تعلیم دینے والے) حافظ کے پیچھے (۳) دکاندار ہو یعنی سودی رقم سے بلیک مارکیٹ کرتا ہو، ناجائز طریقہ سے تجارت کرتا ہو اس کے پیچھے تراویح صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: خلاف سنت داڑھی والا، سودی معاملہ کرنے والا اور ناجائز طریقہ سے تجارت کرنے والا شخص امامت کے قابل نہیں ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ لیکن حاضرین میں سے کوئی دوسرا شخص ایسا بھی نہ ہو تو تنہا پڑھنے کے بجائے ایسے امام کے پیچھے پڑھ لینی چاہئے۔ کیونکہ جماعت کی بڑی فضیلت اور تاکید ہے۔ فقط واللہ اعلم۔ (فتاوی رحیمیہ ج۶/۱۸۷)

نابالغ کے پیچھے تراویح پڑھنے والا گناہگار ہے یا نہیں

سوال: نابالغ حافظ کے پیچھے تراویح ہو جاتی ہے یا نہیں، اگر کوئی باصرار پڑھے تو اسکو کچھ گناہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صحیح مذہب کے موافق نابالغ کے پیچھے نماز تراویح وغیرہ صحیح نہیں ہے۔ اور نماز نہیں ہوتی جو ایسا کرے گا اس کی نماز تراویح وغیرہ نہ ہوگی۔ هكذا فى الدر المختار والشامى وغيرهما! فقط۔

ولا يصح اقتداء رجل بامراة وخنثى وصبى مطلقا ولو فى جنازة ونفل على الأصح (درمختار) قوله ونفل على الأصح قال فى الهداية وفى التراويح والسنن المطلقة جوزه مشائخ ولم يجوزه مشائخنا ومنهم من حقق الخلاف فى النفل المطلق بين أبى يوسف ومحمد والمختار أنه لا يجوز فى الصلوات

کلھا- (رد المحتار ج ١ ص ٥٤١-ط -ماجد یه١ص ٦ ٥٧)(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۹۳-۲۹۴)

ایک شخص فرض اور وتر پڑھائے اور حافظ صرف تراویح پڑھائے تو کیسا ہے؟

سوال: ہمارے یہاں امام صاحب عشاء کی فرض نماز اور وتر پڑھاتے ہیں اور دوسرے حافظ صاحب تراویح پڑھاتے ہیں تو کیا اس میں کوئی مضائقہ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: کوئی مضائقہ نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرض نماز اور وتر پڑھاتے تھے اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ تراویح پڑھاتے تھے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وإذا أجازت التراويح بإمامين علىٰ هذا الوجه جاز أن يصلى الفريضة أحدهما ويصلى التراويح الآخر وقد كان عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ يؤ مهم فى الفريضة والو ترو ابى رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ يؤ مهم فى التراويح كذا فى السراج الرهاج (عالمگیری ج١ ص ٧٤ فصل فى التراويح)۔(فتاوی رحیمیہ ج٦/ ۲۴۷)

دوامام مل کر تراویح پڑھائیں؟

سوال: اگر دو امام مل کر تراویح کی نماز پڑھائیں، دس رکعت پہلا امام اور دس رکعت دوسرا امام، تو کیا اس طرح تراویح پڑھانا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی امام پوری بیس رکعتیں پڑھائے، اگر دو امام پڑھائیں تو مستحب ہے کہ پہلا امام ترویحہ مکمل ہونے پر دوسرے امام کو آگے بڑھائے، مثلاً وہ آٹھ رکعت پڑھائے اور دوسرا بارہ رکعت یا وہ بارہ رکعت پڑھائے اور دوسرا آٹھ رکعت الأفضل أن يصلى التراويح بإمام واحد، فان صلوها بإمامين فالمستحب أن يكون انصراف كل واحد على كمال الترويحة الفتاوى الهندية ١١٦/١-(کتاب الفتاوی ج۲/ ۴۰۲-۴۰۳)

مسئلہ: اگر امام کو ریاح کی بیماری ہو تو امامت سے اجتناب کرے۔ (دیکھئے البحر الرائق ۱/ ۶۳۶۰، نیز دیکھئے بدائع الصنائع ۱/ ۳۵۰، الھدایۃ ۱/ ۱۲۶)

تراویح میں نابالغ حافظ کا لقمہ دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ نابالغ بچہ حافظ قرآن کو تراویح کی نماز میں اس کی غلطی پر لقمہ دے سکتا ہے یا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: نابالغ لڑکا بالغ امام کے بھولنے پر لقمہ دے سکتا ہے بشرطیکہ خود بھی اس نماز میں شریک ہو۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔(ملخصًا من نظام الفتاوی ج٦/ جزء١/ ٨١-٨٢)

امام تراویح سامع کا لقمہ لینے تک خاموش رہے تو کیا حکم ہے؟

سوال: ہمارے یہاں تراویح میں حافظ صاحب سے ایک غلطی ہوئی تو پیچھے سے سامع نے لقمہ دیا اور پوری آیت پڑھی اتنی دیر امام صاحب خاموش رہے آیت یہ ہے۔"أم حسبتم أن تترکوا سے خبیر بما تعملون" تک تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟ اگر واجب ہو۔ اور نہ کیا ہو تو ان دو رکعت کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح ادا ہوگئی۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ حافظ کے لقمہ سننے کے لئے ضرورتاً امام کا اس قدر خاموش رہنا مفسد صلوٰۃ نہیں ہے اور سجدۂ سہو کی بھی ضرورت نہیں ہے۔فقط واللہ اعلم بالصواب۔(فتاوی رحیمیہ ج٦/ ٢٤٦-٢٤٧)

تراویح میں غیر مصحف میں دیکھ کر امام کو لقمہ دینا

سوال: تراویح کی نماز میں ایک شخص جماعت میں شریک نہیں وہ قرآن میں دیکھ کر امام کو لقمہ دیتا ہے اگر امام لقمہ لے تو کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صورتِ مسؤلہ میں اگر امام نے لقمہ لیا تو امام اور تمام مقتدی حضرات کی نماز حنفیہ کے نزدیک فاسد ہو جائے گی۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ج ۲ ص ۴۱۷)

تراویح میں مصحف دیکھ تلاوت کرنے کا حکم

سوال: بخاری میں روایت ہے کہ ذکوان نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی مصحف میں دیکھ کر امامت فرمائی کیا اس طرح جائز ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: مذہب احناف کے مطابق قراءت من المصحف مفسد صلاۃ ہے چاہے فرض ہو یا نفل یا تراویح سب کا یہی حکم ہے۔

حدیث کا مطلب: حضرت ذکوان مصحف سے امامت کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے پہلے مراجعت کرتے تھے اور اسکو نماز میں دہراتے تھے۔ واللہ اعلم (فتاوی دارالعلوم زکریا ج ۲ ص ۴۱۸)

تھکان کی وجہ سے بیٹھ کر تراویح پڑھنے کا حکم

سوال: اگر کوئی شخص تراویح میں تھک جائے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صورت مسئولہ میں نماز تراویح بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ (فتاوی دار العلوم زکریا ج ۲ ص ۴۱۹)

تجوید میں بے احتیاطی کرنے والے کے پیچھے نماز تراویح کا حکم

سوال: ایسے حافظ کے پیچھے نماز پڑھنا جو تجوید کو جاننے کے باوجود بہت تیزی سے قرآن پڑھتا ہے اور تجوید کی رعایت بھی نہیں کرتا چہ حکم دارد؟ تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صورتِ مسؤلہ میں اگر حافظ بہت تیزی سے پڑھتا ہے کہ مقتدیوں کو کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور لحنِ جلی کرتا ہے تو نماز درست نہیں ہو گی اور لحن خفی کرتا ہے تو نماز فاسد تو نہیں ہو گی مگر مکروہ ضرور ہو گی نیز قرآن مجید کو بے پرواہی اور تجوید کی رعایت کے بغیر پڑھنا سخت گناہ ہے۔ (فتاوی دار العلوم زکریا ج ۲ ص ۴۲۰)

تراویح کے ہر شفعہ پر نیت کرنے کا حکم

سوال: تراویح کے ہر شفعہ پر علیحدہ نیت کرنا ضروری ہے یا ایک ہی مرتبہ بیس کی نیت کافی ہو جائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صورتِ مسؤلہ میں ایک ہی مرتبہ بیس کی نیت کافی ہے ہر شفعہ پر علیحدہ نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ج ۲ ص ۴۲۱)

تراویح باجماعت قضا کرنے کا حکم

سوال: نماز تراویح میں دو رکعت فاسد ہو گئی پھر پوری جماعت نے دوسری رات میں ۲۲ رکعت پڑھی تو اس طرح قضا کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ نیز فضا کی نیت سے دو رکعت زائد پڑھی اس میں جو قراءت ہوئی اسکا اعتبار ہو گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: نماز تراویح جب فاسد ہو جائے تو دوسرے دن جماعت کے ساتھ قضاء کرنا مکروہ ہے نیز جو قراءت ہوئی اس کا اعتبار نہ ہو گا یعنی ختم قرآن میں شامل نہ ہو گی۔ (فتاوی دارالعلوم زکریا ج ۲ ص ۴۲۳)

تراویح میں پورا قرآن سنانے والا نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال: گذارش ہے کہ تراویح کی نماز میں اگر حافظ قرآن نہ ہوں اور ناظرہ پڑھانے والا ہی امام ہو تو کیسے نماز پڑھائیں بعض لوگ سورۂ الم ترکیف سے پڑھاتے ہیں تو اسکا کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: جب تراویح میں پورا قرآن ختم کرنے والا حافظ نہ ہو تو اختیار ہے کہ جہاں سے چاہیں بیس رکعت پڑھ کر بیس رکعت پوری کرلیں الم ترکیف سے اس لیے کہا جاتا ہے کہ اتنا تو ہر مسلمان کو سورتیں یاد ہوتی ہیں یا ہونی چاہیے اور ان سورتوں کو پڑھ کر تراویح ادا کرنے میں رکعتوں کا یاد رکھنا بھی سب کے لیے آسان ہوتا ہے پس اگر کوئی آدمی دوسری سورتوں سے بھی پڑھائے تو بھی درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نظام الفتاوی ج٦/ جزء١/ ٧٠-٧١)

تراویح میں بغیر سامع کے قرآن سنانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رمضان المبارک میں اگر تراویح میں قرآن سنانے والا کوئی میسر نہ ہو تو ایسی صورت میں بغیر

سامع کے سنانا افضل ہے یا الم ترکیف سے پڑھنا افضل ہے جبکہ حافظ صاحب کو اچھا یاد ہو اور کئی دفعہ سنا چکے ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اگر حافظ صاحب کو اطمینان ہو کہ صحیح پڑھ لیں گے تو ختم پڑھنا افضل ہے اگرچہ کوئی سامع پیچھے نہ ہو البتہ جہاں حافظ صاحب بھولیں اور خود نکال سکیں وہاں سلام پھیرنے کے بعد قرآن پاک دیکھ کر اطمینان کر لیا کریں غلط رہے تو صحیح کر لیا کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نظام الفتاوی ج٦/ جزء ١/ ٩٥-٩٦)

اور فتاویٰ دار لعلوم دیوبند میں ہے کہ اگر قرآن شریف خوب یاد ہو تو بلا سامع کے بھی پڑھنا درست ہے اگر کہیں بھولا یا شبہ ہوا تو سلام پھیرنے کے بعد دیکھ لے اور اگر غلطی ہو تو لوٹا لے مگر بہتر یہ ہے کہ سامع ہو تا کہ اطمینان رہے۔ (فتاویٰ دار لعلوم دیوبند ج۴ ص: ۲۵۴)

جماعت کے ساتھ فرض نہ پڑھنے والا تراویح میں امام بن سکتا ہے

سوال: جس حافظ نے عشاء کے فرض جماعت سے نہ پڑھے ہوں وہ ان لوگوں کو تراویح پڑھا سکتا ہے یا نہیں جو عشا کے فرض جماعت سے پڑھ چکے ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: جس حافظ نے عشاء کے فرض باجماعت نہیں پڑھے (اور بعد میں پڑھے) وہ تراویح میں امامت کر سکتا ہے یعنی اس کے پیچھے تراویح پڑھنی جائز ہے۔(١)

(١) لو صليت بجماعة الفرض وكان رجل قد صلى الفرض وحده له أن يصليها مع ذلك الإمام لأن جماعتهم مشروعة فله الدخول فيها معهم لعدم المحذورة (رد المحتار' مبحث التراويح ٤٨/٢ ط سعيد)

(کفایۃ المفتی ج۳/ ۳۹۳)

ایک حافظ کا دو مسجدوں میں تراویح پڑھانا

سوال: بعض حافظ ایسا کرتے ہیں کہ مسجد میں تراویح پڑھا کر آتے ہیں پھر اسی وقت دوسری مسجد میں بھی پڑھا دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: مفتی ظفیر الدین صاحب نے فتاوی دار العلوم یوبند میں بین القوسین لکھا ہے کہ عالمگیری(١) میں اسکو ناجائز بتایا ہے اور اسی پر فتوی ہے۔

(١)عالمگیری میں سوال مذکور کا جواب عدم جواز لکھا ہے۔ الفاظ یہ ہیں امام يصلى التراويح فى مسجدين فى كل مسجد على الكمال لا يجوز كذا فى

محیط السرخسی، الفتویٰ علی ذالك كذا فی المضمرات (عالمگیری مصری ج ١ ص ١٠٩ باب التراویح -ط-س-ج١ص١١٦)

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۵۹)

ایک مسجد میں مکمل تراویح پڑھنے کے بعد دوسری مسجد میں تراویح میں شریک ہونا

جس صورت میں لوگوں کے جمع ہونے سے مسجد کی بے تعظیمی ہوتی ہے ایسی صورت میں چپکے سے ختم کر دینا اور کسی کو خبر نہ کرنا بہت بہتر اور مناسب ہے اور جس شخص نے بیس تراویح پڑھ لی ہوں پھر کسی دوسری مسجد میں تراویح ہوتی دیکھے تو شریک ہو جاوے کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔

(فتاوی رشیدیہ ص۳۹۴)

تروایح کے لئے پختہ حفظ والے کو امام بنایا جائے

سوال: دو حافظ ہیں اور دونوں متقی ہیں ان میں سے ایک صاحب کو تو رمضان میں محراب سناتے وقت بہت زیادہ تشابہ لگتے ہیں اور دوسرے صاحب کو بہت کم جن صاحب کو تشابہ زیادہ لگتے ہیں وہ بقدر ضرورت علم صرف و نحو فارسی اور مسائل دینیہ سے واقف ہیں اور پیشہ سے سلائی کا کام

کرتے ہیں اور جن صاحب کو تشابہ کم لگتے ہیں وہ حفظ کے علاوہ مسائل دینیہ سے ناواقف ہیں اور قوم کے مراثی ہیں مگر اپنے حرام پیشے سے تائب ہیں ان دونوں میں سے جامع مسجد کی پنجگانہ امام کے لئے کس کو مقرر کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: پنجگانہ نماز کی امامت کے لئے جو صاحب مسائل سے زیادہ واقف ہیں ان کو مقرر کرنا بہتر ہے البتہ تراویح میں قرآن مجید سنانے کے لئے ایسے حافظ کو ترجیح دی جائے تو مضائقہ نہیں جس کو قرآن شریف خوب یاد ہے اور بقدر ضرورت مسائل سے بھی واقف ہے۔

(کفایۃ المفتی ج۳/۸۱)

تراویح کے معروفات ومنکرات

سوال: تراویح کا مسنون طریقہ لکھ دیں اور ساتھ ہی تراویح کے منکرات بھی لکھ دیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: بیس رکعات ہر دو رکعت پر سلام، ہر چار رکعت پر وقفہ، پورا قرآن پاک ختم، کسی ایک سورت کے شروع میں بسم اللہ جہراً جو چیزیں سنت کے خلاف ہوں، یا نوایجاد ہوں وہ سب منکرات ہیں، آپکو جس چیز کے متعلق دریافت کرنا ہو کرلیں۔ فقط (فتاوی محمودیہ ج۱۱/۳۱۷)

تراویح پر معاوضہ لینااور دینا

سوال: کیاتراویح کی امامت کرانے والے کو اجرت دیناجائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاًومسلماً: تراویح پر اجرت لینا اور دینا ناجائز ہے ؟ لینے اور دینے والے دونوں گنہگار ہونگے۔ اگر کوئی حافظ بلا اجرت کے نماز تراویح کے لئے نہ ملے تو اس کا طریقہ کار یہ ہے۔ کہ حافظ صاحب کو رمضان المبارک کے مہینے کی امامت کے لئے تنخواہ پر رکھ لیا جائے اگر ساری نمازیں نہیں تو ایک دو نمازوں میں سے اس کی امامت متعین کردی جائے۔ یہ صورت جواز کی ہے کیونکہ امامت کی اجرت کی فقہاء نے اجازت دی ہے۔

(کفایۃ المفتی ج ۳/ ۴۱۰)

نیز ایک صورت یہ بھی نکل سکتی ہے کہ مصلیوں میں سے اگر کوئی صاحب خیر حافظ صاحب کے افطار و سحری وغیرہ کا انتظام کردیں اور اخیر میں بطور ہدیہ یا بطور کچھ امداد پیش کردیں تو یہ قابل اعتراض نہیں ہے۔ بطور اجرت دینا ممنوع ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۴ ص ۴۳۳)

(بلا تعین دیدیا جائے اور نہ دینے پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو تو یہ صورت اجرت سے خارج اور حد جواز میں داخل ہو سکتی ہے۔ لیکن کئی سال سے ایسا

کیا جارہا ہے تو المعروف کالمشروط کے قاعدہ کی وجہ سے یہ ناجائز ہو گا۔ واللہ تعالی اعلم

تراویح پر بخوشی حافظ کو نذرانہ دینا کیسا ہے

سوال: ایک مولوی صاحب بہت دیندار پرہیز گار حافظ قرآن ہیں وہ ہر سال رمضان میں ایک قصبہ کی مسجد میں جاکر نماز تراویح میں قرآن شریف سنایا کرتے ہیں پس بعد ختم کے مقتدی وغیرہ حسب مقدار بلا جبر واکراہ وبلا گفتگو حسبۃً للہ حافظ صاحب کو کچھ دیتے ہیں یعنی نقد روپیہ اور حافظ صاحب بھی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا مقصود اس مال اور کسب دینا نہیں ہے میرا مقصود تو ثواب اور ادائے سنت مؤکدہ ہے اور یاد داشت قرآن مجید ہے ۔ روپیہ پیسہ ہونا نہ ہونا میرے نزدیک مساوی ہے۔اور تفسیر عزیزی کی عبارت مندرجہ سوال سے جواز اجرت علی العبادت معلوم ہوتا ہے اس صورت میں شرعاً کیا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: فقہاء نے یہ قاعدہ لکھ دیا ہے کہ المعروف کالمشروط کذافی الشامی وغیرہ۔ پس اگر ان حافظ صاحب کو معلوم ہے کہ ان کو قرآن شریف سنانے پر کچھ روپیہ ملے گا اور لینا دینا معروف ہے تو ان حافظ صاحب

کو کچھ لینا قرآن شریف ختم کر کے درست نہیں ہے اور اس میں تالی و سامع دونوں ثواب سے محروم ہیں۔(۱) اور حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر اس حالت پر محمول ہے کہ اس عبادت پر کچھ لینا دینا معروف نہ ہوتا کہ کلام فقہاء اور ارشاد شاہ صاحب میں تعارض نہ ہو۔ فقط۔

(۱)وأن القراءة لشئ من الدنيا لا تجوز وأن الأخذ والمعطى إثمان لأن ذالك يشبه الاستيجار على القراءة ونفس الاستيجار عليها لا يجوز فكذا ما أشبه الخ ولا ضرور فى جواز الاستيجار علىٰ التلاوة (رد المحتار باب قضاء الفوائت مطلب بطلان الوصه الخ ج ۱ ص ۶۸۷-ط-س-ج۲ص۷۳)(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/۲۶۳-۲۶۴)

حافظ کو آمدورفت کا کرایہ دینا اور کھانا کھلانا معاوضہ میں داخل ہے یا نہیں

سوال: ایک حافظ کو شعبان کے آخر میں بلایا گیا اور سب لوگوں نے چندہ کر کے آمد و رفت کا کرایہ واقعی دیا اور تمام مہینہ رمضان شریف ان کو عمدہ کھلایا پلایا تو یہ صورت قرآن شریف سننے کی بلا عوض محسوب ہوگئی یا یہ صورت ناجائز ہے اور ان کو کچھ زائد اس کے عوض میں نہیں دیا جاتا اگر یہ صورت نہ کی جاوے تو وہ حافظ سناتے نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: آمد ورفت کا کرایہ دیکھا حافظ کو باہر سے بلانا اور اس کا قرآن شریف بلا معاوضہ سننا جائز اور موجب ثواب ہے اور جب کہ وہ باہر سے آیا ہو اور بلایا ہوا مہمان ہے تو اس کو عمدہ کھلانا جائز ہے اور ثواب ہے۔ فقط۔ (فتاوی دار العلوم دیو بند ج ۴/ ۲۹۴-۲۹۵)

حکم اُجرت بر سماع قرآن

سوال: سماعت قرآن کی اجرت اور قرأۃ قرآن کی اجرت میں کیا فرق ہے کہ ثانی حرام اور اول حلال؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: سماعت قرآن سے غرض یہ ہے کہ جہاں بھولے گا بتلاوے گا پس یہ تعلیم ہے اور تعلیم پر اجرت لینے کے جواز پر فتویٰ ہے بخلاف قرائۃ کے اس میں تعلیم مقصود نہیں اس لے کلیہ حرمت اجر علی الطاعت میں داخل رہے گا۔ فقط واللہ علم (امداد الفتاوی ج ۱/ ۳۲۹)

رمضان المبارک میں امام ومؤذن کے لئے چندہ کرنا۔

تراویح میں ختم کے دن شیرینی تقسیم کرنا۔

امام کا اپنے شاگرد کو ختم کے دن مسجد میں تحفہ گھڑی دینا

سوال: (۱) طویل مدت میں رمضان المبارک میں امام و مؤذن کے لئے چندہ کرنے کا رواج چلا آتا ہو تو کیا اس رواج پر متولی اور مقتدیوں کا عمل کرنا جائز ہے؟

(۲) مقتدی حضرات اس چندہ کو امام اور مؤذن کا حق سمجھ کر دیں اور امام و مؤذن اس چندہ کو اپنا حق سمجھ کر لیں تو کیا حکم ہے؟

(۳) امام صاحب چندہ کی رقم کو کم بتلا کر اپنے حق کا اظہار کریں تو ایسے امام کے پیچھے تراویح پڑھنا اور ایسے امام کا تراویح پڑھانا کیسا ہے؟

(۴) ہدیہ، تحفہ کی رقم اگر رسماً دی جائے تو کیا حکم ہے؟

(۵) تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مسجد میں شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے؟

(۶) مسجد میں ایک نیا طریقہ جاری کیا گیا وہ یہ کہ موصوف امام نے تراویح پڑھانے کے لئے اپنے ایک شاگرد کو اپنے ساتھ مقرر کیا اور ختم قرآن کے دن سب کے سامنے مسجد میں اپنے شاگرد کو گھڑی تحفۃً دی، ایک شخص نے کھڑے ہو کر امام صاحب کے تحفہ کی قدر کرتے ہوئے کہا "یہ ہمارے لئے شرم کی بات ہے" تحفہ ہم کو دینا چاہئے۔ امام صاحب کا یہ فعل درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: (۱۔۲) تنخواہ معقول نہ ہونے کی بنا پر امام اور مؤذن کے لئے چندہ کیا جائے اور مصلی حضرات بخوشی چندہ دیتے ہوں اور تنخواہ کی

کمی کو پورا کیا جاتا ہو اور چندہ جبراً وصول نہ کیا جاتا ہو تو مضائقہ نہیں ہے اگر اس طرح امام و مؤذن کی امداد نہ کی گئی تو ان کا گذر کیسے ہو گا؟ اور وہ کس طرح رہ سکیں گے؟ بہتر تو یہی ہے کہ تنخواہ معقول دی جائے اور چندہ کی رسم کو ختم کیا جائے، فقط۔

(۳) چندہ تراویح پڑھانے کی اجرت کے طور پر کیا جاتا ہو تو یہ طریقہ صحیح نہیں ہے اور تراویح پڑھانا مشتبہ ہو جائے گا۔ فقط

(۴) چندہ دینے والے بخوشی دیتے ہوں اور امام و مؤذن کی مدد کرنا مقصود ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔ فقط

(۵) شیرینی تقسیم کرنے کے لئے مسجد کی وقف رقم استعمال کرنا یا چندہ کرنا درست نہیں ہے البتہ کوئی شخص اپنی مرضی سے شیرینی تقسیم کرتا ہو تو قابل اعتراض نہیں ہے۔ فقط۔

(۶) امام کا اپنے شاگرد کو اس کی حوصلہ افزائی کے لئے تحفہ دینا درست ہے۔ قابل اعتراض نہیں ہے، اخلاص شرط ہے، مصلیوں میں سے کوئی بھی تحفہ دے سکتا ہے، تراویح پڑھانے کی اجرت کے طور پر دینا لینا درست نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (ملخصًا من فتاوی رحیمیہ ج ۶/۲۵۸-۲۶۰)

مسجد کا مستقل امام تراویح پڑھانے کی اجرت لے سکتا ہے یا نہیں؟

سوال: تراویح کا پیسہ (اجرت) لینا جائز ہے یا نہیں؟ زید جو ایک مسجد کا امام ہے اور اسی مسجد میں تراویح پڑھاتا ہے وہ کہتا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں مسجد کی طرف سے جو کچھ ملتا ہے وہ امامت کا پیسہ لیتا ہوں، تراویح کا نہیں، کیا زید کی یہ بات درست ہے؟ اور یہ حیلہ صحیح ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صورت مسئولہ میں اس حیلہ سے زید کے لئے اجرت کے طور پر مسجد کے پیسے لینا جائز نہ ہوگا اس لئے کہ جو شخص کسی مسجد میں پہلے سے امام مقرر ہو تو اس کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ رمضان المبارک میں تراویح بھی پڑھائے جس طرح اس کی ذمہ داری میں یہ بھی ہے کہ جمعہ کی نماز پڑھائے موقع آجائے تو عید کی نماز بھی پڑھائے جنازے کی نماز پڑھائے اور اگر مقرر امام کسی وجہ سے (مثلاً حافظ نہ ہو یا اور کوئی عذر ہو) تراویح میں قرآن ختم کرنے سے عاجز ہو تو الم ترکیف سے پڑھانے کا ذمہ دار ہے۔ (ملخصًا من فتاوی رحیمیہ ج۶/ ۲۶۴-۲۶۶)

تراویح کی دوسری رکعت میں قعدہ کے بغیر تیسری پر سلام پھیر دیا تو اعادہ واجب ہے

سوال: امام نے دو رکعت تراویح کی نیت باندھی بھولے سے دوسری رکعت کے قعدہ میں نہیں بیٹھا بلکہ تیسری رکعت کے سجدہ میں یا سجدہ کے بعد اس کو یاد آیا کہ یہ تیسری رکعت ہے اس نے تیسری رکعت پر قعدہ کر کے سجدہ سہو کے بعد سلام پھیر دیا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کی دو رکعت تراویح ہو گئی یا نہیں ؟ اگر دو رکعت تراویح ہو گئی تو تیسری رکعت میں جو قراءت پڑھی ہے اس کو لوٹائے یا پہلی رکعت کی قراءت کو لوٹائے ؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اس صورت میں یہ تینوں رکعتیں تراویح میں محسوب نہ ہوں گی اور ان تینوں کی قراءۃ کا اعادہ کرنا ہو گا۔ وإذا فسد الشفع وقد قرأ فية لا يعتد بما قرأ فيه و يعيد القرأة ليحصل له الختم فى الصلوة الجائزة وقال بعضهم يعتدبها- كذا فى الجوهرة (عالمگیری)

دوسری رکعت میں بھول کر کھڑا ہو گیا پھر یاد آیا تو کیا کرے

سوال: اگر تراویح کی رکعت ثانیہ میں بجائے بیٹھنے کے کھڑا ہو گیا بعد میں یاد آیا تو کیا کرے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: سجدہ سے پہلے پہلے اگر یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کرے: وأما النفل فيعود مالم يقيده بالسجدة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب سجود السهو ج۱ ص ٦٩٦ - ج ٢ ٨٣)

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۷۴-۲۷۵)

تراویح کی ایک رکعت میں تین سجدہ کرنے کا حکم

سوال: امام صاحب کو تراویح میں نیند آئی اور ایک رکعت میں تین سجدہ کئے اب سجدہ سہو لازم ہے یا نماز دہرانی پڑے گی۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اگر تراویح میں کسی رکعت میں تین سجدے کر لئے سجدہ سہو کرنا لازم ہے۔ فقط (نظام الفتاوی ج٦/ جزء۱/ ۹۴)

کچھ رکعتِ تراویح گھر والوں کے ساتھ پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک طالب علم ہے قرآن شریف سنتا ہے اور اگر ضرورت ہوتی ہے تو خود بھی قرآن شریف پڑھتا ہے پھر چند رکعتیں چھوڑ کر باقی رکعتیں اپنے اہل وعیال اور گھر کی مستورات کے ساتھ ادا کرتا ہے اوراس میں قرآن شریف بھی پڑھتا ہے۔ زید تراویح میں قرآن شریف سنا کر بعد نماز تراویح گھر والوں کو

نفل نماز میں قرآن شریف سناتا ہے۔ زید بعد نماز تراویح تہجد کی نیت سے گھر والوں کو قرآن شریف سناتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اگر محض چھوٹی ہوئی رکعتیں گھر میں آکر پڑھاتا ہے تو درست ہے اور اگر پڑھی ہوئی رکعتیں پڑھاتا ہے تو یہ درست نہیں ہے۔

(۲،۳) تہجد ہو یا اور کوئی نفل نماز ہو اس کی جماعت نہیں۔ اگر ۴؍ مقتدی سے کم ہوں یا تداعی کا اہتمام نہ ہو تو درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نظام الفتاوی ج ۶؍ جزء ۱؍ ۹۷)

اگر امام صاحب دوسری رکعت میں بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے تو کیا کرے؟

سوال: امام صاحب تراویح پڑھا رہے تھے۔ دوسری رکعت میں بجائے بیٹھنے (قعدہ) کے سہواً کھڑے ہو گئے مقتدی بیٹھے رہے اور لقمہ دیا تو امام صاحب بھی بیٹھ گئے اور تشہد کے بعد سجدۂ سہو کیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صورت مسئولہ میں امام صاحب بیٹھ گئے اور سجدۂ سہو کر لیا تو اچھا کیا تروایح صحیح ہو گئی۔ (۱)

(۱)وعن أبی بکر الاسکاف أنه سئل عن رجل قام إلی الثالثة فی التراویح ولم یقعد فی الثانیة قال إن تذکر فی القیام ینبغی أن یعود ویقعد وسلم فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۱۱۸ فصل فی الترویح۔(فتاوی رحیمیہ ج۶/۲۳۶)

رکعات تراویح میں اختلاف واقع ہو جائے

سوال: رکعات تراویح کے بارے میں مقتدی حضرات کے درمیان اختلاف ہوا بعضے کہتے ہیں کہ اٹھارہ ہوئیں اور بعضے کہتے ہیں کہ بیس ۲۰ ہوئیں تو اب کس کا قول معتبر ہو گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: امام جس طرف ہو گا اس جماعت کا قول معتبر ہو گا۔

(کتاب الفتاوی ج ۲/ ۴۰۴)

سوال: امام اور مقتدی کو شبہ ہو کہ اٹھارہ رکعت ہوئی یا بیس ۲۰؟ تو کیا کیا جائے دو رکعت اور پڑھ لی جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: سب کو اگر شک ہو جائے تو دو رکعت اور پڑھ لی جائے۔ لیکن باجماعت نہیں۔ علیحدہ علیحدہ پڑھ لیں (صغیری ص ۲۰۸)

(فتاوی رحیمیہ ج۶/۲۳۹)

تراویح کی بعض رکعتیں طویل اور بعض مختصر

سوال: عام طور پر تراویح میں ختم قرآن کے دن ابتدائی رکعتوں میں قرآن مجید کی زیادہ مقدار پڑھی جاتی ہے اور آخری چار رکعت میں کچھ چھوٹی چھوٹی سورتیں کیا ایسا کرنا بہتر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: بہتر طریقہ تو یہی ہے کہ تمام ترویحات میں قرآن برابر پڑھا جائے، البتہ ایک میں زیادہ اور ایک میں کم پڑھنے میں بھی قباحت نہیں ، بشرطیکہ مصلیوں کو اس سے بوجھ نہ ہوتا ہو:

" الأفضل تعديل القراءة بين التسليمات فإن خالف فلا بأس به.

تراویح میں سجدہ تلاوت رکوع سے ادا ہو جائے گا یا نہیں

سوال: اگر تراویح میں ختم رکوع پر سجدہ تلاوت آوے تو رکوع میں سجدہ ادا ہو جاوے گا یا نہیں۔ اور جو شخص خارج نماز سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ ادا ہو جاوے گا یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: رکوع میں اگر نیت سجدہ کی کر لے تو سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے (۱) اور سجدہ میں بلا نیت کے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ (۲) فقط۔

(تراویح میں سجدہ تلاوت رکوع میں نہیں کرنا چاہئے ظفیر۔)

(۱)وتو دی برکوع صلاة إذا کان الرکوع علی الفور من قراءة آیة أو آیتن وکذا لثلاث علی الظاهر کما فی البحر إن نواه أی کون الرکوع لسجود التلاوة علی الراجح تودی بسجود کذالك أی علی الفور وإن لم ینو إلخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب سجود التلاوة ج ۱ ص ۷۳۳ -ط-س-ج۲ص۱۱۱)

(۲)ولو تلاها فی الصلاة سجدها فیها لا خارجها کما مر (ایضاً ج۱ ص ۷۲۲ - ط - س - ج ۲ ص۱۱۰)(فتاوی دار العلوم دیو بند ج۴/ ۲٦۷)

چند سوالات اور انکے جوابات

سوال:(۱)امام تراویح کی پہلی رکعت میں کھڑے ہونے کے بجائے بیٹھنے کا قصد کرتا تھا کہ پیچھے سے اشارہ کیا گیا اور وہ سیدھا کھڑا ہو گیا، دو رکعت پوری ہونے کے بعد سلام پھیرا سجدہ سہو نہیں کیا نماز ہوئی یا نہ اگر نہیں ہوئی تو علم ہونے پر بجماعت ادا کرے یا تنہا۔

سوال:(۲)ذراسا بیٹھا پھر کھڑا ہو گیا تو کیا سجدہ واجب ہے؟

سوال:(۳)امام بیٹھنے کے ارادہ سے اللہ اکبر کہتا ہے۔ مقتدی نے بصورت نشست دیکھتے ہوئے بآواز بلند اللہ اکبر کہا امام فوراً دوسری رکعت کے لئے

کھڑا ہو گیا اس وقفہ میں کوئی کلمہ التحیات کا بھی زبان سے نہیں نکالا، اس وقفہ سے سجدہ سہو لازم نہیں ہو گا۔

سوال: (۴) اگر پہلی اور تیسری رکعت میں سہواً کھڑا ہو جاوے اور تو کتنے وقفہ سے سجدہ سہو لازم ہو گا۔

سوال: (۵) جلسہ استراحت کرنے سے سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: (۱) اس صورت میں نماز ہو گئی اور اعادہ کی ضرورت نہ تھی اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوا کیونکہ ایک رکعت کے بعد اگر کسی قدر بیٹھ کر کھڑا ہو جاوے تو اس کو بھی فقہاء نے جائز لکھا ہے چہ جائے کہ محض ارادہ بیٹھنے کا کیا ہو اور پورے طور پر بیٹھا بھی نہ ہو کہ کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں نہ سجدہ سہو لازم ہے نہ اعادہ نماز کی ضرورت ہے۔ شامی میں ہے۔ هذا إذا كانت القعدة طويلة أما الجلسة الخفيفة التى استحبها الشافعي فتركها غير واجب عندنا بل هو الأفضل الخ۔(۱)

(۲) اس سے سجدہ سہو نہیں آتا۔(۲)

(۳) اس قدر وقفہ سے سجدہ سہو لازم نہ ہو گا۔(۳)

(۴)طویل قعدہ سے سجدہ سہو لازم آتا ہے جیسے بقدر التحیات پڑھنے کے مثلاً یا اس کے قریب ہو باقی جلسہ خفیفہ سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔(۴)

(۵)اس سے سجدہ سہو لازم نہ آوے گا۔(۵)فقط۔

(۱)(رد المحتار باب صفة الصلاة قبيل مطلب مهم فى تحقيق متابعة الإمام ج١ ص ٤٣٨-ط-س-ج١ص٤٦٩)

(۲)ایضاً۔۔ط۔س۔ج ۲ص۴٦۹

(۳)ایضاً۔۔ط۔س۔ج ۲ص۴٦۹

(۴)وكذا القعدة فى آخر الركعة الأولىٰ والثالثة فيجب تركها ويلزم من فعلها أيضاً تأخير القيام إلى الثانية أو الرابعة عن محلة وهذا إذا كانت القعدة طويلة أما الجلسة الخفيفة التى استحبها الشافعى رحمة الله عليه فتر كها غير واجب عندنا بل هو الأفضل كما سيأتى (رد المحتار باب صفة الصلوٰة قبيل مطلب مهم فى تحقيق متابعة الإمام ج ١ ص ٤٣٨-ط-س-ج١ص٤٦٩) -

(۵)ایضاً۔(فتاوی دار العلوم دیو بند ج۴/ ۲٧٦-۲٧٨)

نماز تراویح میں تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کی اہمیت

سوال: دیکھا گیا ہے کہ بہت سے حفاظ کرام نماز تراویح میں بہت جلدی جلدی قرآن پاک پڑھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: قراءت کے تین مراتب ہیں

۱۔ ترتیل: یعنی خوب ٹھیر ٹھیر کر تلاوت کرنا۔

۲۔ حدر: یعنی مخارج وصفات اور جملہ احکام تجوید کی رعایت رکھتے ہوئے تیز تیز پڑھنا۔

۳۔ تدویر: نہ زیادہ تیز پڑھنا نہ زیادہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا یہ ترتیل اور حدر کا درمیانی درجہ ہے۔ یہ تینوں مراتب درست ہیں ۔ نماز تراویح میں حدر اختیار کرنا معمول بھی ہے لیکن شرط یہی ہے کہ تجوید کے ساتھ ہو لیکن اتنی جلدی کرنا کہ حروف کی صحیح ادائیگی نہ ہو اور تجوید متاثر ہو جائز نہیں۔ بہت سے حفاظ اس چیز کا لحاظ نہیں رکھتے۔ جلدی جلدی پڑھ کر پارہ ختم کرکے بیس تراویح پوری کرنی چاہتے ہیں ۔ حروف کی ادائیگی میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔ ایسا کرنا حرام ہے ثواب کے بجائے گناہ ہو گا۔ افسوس یہ ہے کہ لوگ بھی ایسے حفاظ کو پسند کرتے ہیں جو جلدی جلدی ۲۰ رکعات پڑھا دے اور

اپنے اپنے بستروں میں جاکر لیٹ جائیں۔یہ قرآن حکیم سے بے تعلقی کی دلیل ہے اس مبارک مہینے میں تو قرآن پاک سے تعلق بڑھنا چاہئے اور تدبیر اور غوروفکر کے ساتھ سننا چاہئے تاکہ دل کے اندر نورانیت پیدا ہو۔

شبینہ کا مسئلہ

سوال: شبینہ یعنی کلام اللہ شریف ایک شب میں تراویح میں پڑھنا ثابت ہے یا نہیں بالخصوص ایسی حالت میں کہ ادائے حروف ترتیل حتیٰ کہ تصحیح الفاظ تک نہیں ہوتی اور مقتدیوں پر بار تطویل ہوتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: قرآن شریف کا ایک رات میں ختم کرنا بصورت تصحیح الفاظ وغیرہ جائز ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک رات میں ختم کرنا ثابت ہے اور اگر قرآن ترتیل کے ساتھ نہیں پڑھا مگر الفاظ صحیح پڑھے گئے تو اس طرح پڑھنے میں ثواب کم ہوگا اور باترتیل میں ثواب زائد اور ریاء تو فرائض میں بھی ممنوع ہے تراویح پر کیا موقوف ہے اور مقتدیوں کو اگر اس طرح پڑھنا دشوار ہوتا ہے تو نہ پڑھیں فقط۔(فتاوی رشیدیہ ص ۳۹۳)

لائوڈ سپیکر پر شبینہ پڑھنے کا حکم

سوال: جناب مفتی صاحب لائوڈ سپیکر پر شبینہ پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: آج کل شبینہ میں طرح طرح کی شرعی خرابیاں اور بعض ناجائز باتیں بھی شامل ہو گئیں ہیں اس لیے ممنوع اور ناجائز ہو جاتا ہے اوراس وجہ سے منع کیا جاتا ہے مثلاً نماز میں شریک ہونے والے اگر چہ تھوڑے سے آدمی ہوں مگر لائوڈ سپیکر تیز اور زوردار لگادیا جاتا ہے کہ آواز دور تک پہنچتی ہے اور بہت سے لوگ نیند میں مشغول رہتے ہیں اور ایسی صورت میں ایسی بلند آواز سے قرآن پاک پڑھنا ممنوع اور مکروہ تحریمی تک لزوم ہو جاتا ہے اور اگر مسجد میں اس کا انتظام ہو تا ہے تو مسجد میلہ کی شکل میں منتقل ہو جاتی ہے اور یہ بھی ناجائز اور ممنوع ہو جاتا ہے اس لیے منع کیا جاتا ہے اور یہ صورت ناجائز ہو جاتی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(نظام الفتاوی ج٦ / جزء١ / ٩٠-٩١)

لیلۃ القدر میں تنہا عبادت شبینہ سے افضل ہے

سوال: ستائسویں ٢٧/ شب کو عبادت کرنا، تلاوت قرآن، نفل نماز، درود واستغفار وغیرہ یا شبینہ میں جا کر ختم قرآن میں شرکت کرنا، ان دو عملوں میں سے کون سا عمل بہتر ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: آجکل شبینہ میں اس قدر مفاسد پیدا ہو گئے ہیں، کہ اس کے جواز ہی میں کلام ہے چہ جائیکہ افضل ہو لہذا تنہا عبادت افضل ہے۔ان مفاسد میں سے چند کرنا جس میں حدود کی رعایت نہیں ہوتی، روشنی وغیرہ میں اسراف، تداعی و اہتمام قرائت کے وقت امام کا اتنا تیز پڑھنا کہ حروف بھی صحیح ادا نہ ہوں، ارکان صلوۃ واجبات کو بھی اطمینان سے ادا نہ کرنا چہ جائیکہ سنن و مستحبات، بعض لوگوں کا لیٹے بیٹھے رہنا بعض کا باتون میں مشغول رہنا اورامام کے رکوع کے وقت شریک ہونا بعض کا شور کرناوغیرہ۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم (فتاوی محمودیہ ج۱۱/۴۱۹)

الم ترکیف سے پڑھنا کب اور کیوں ایجاد ہوا

سوال: بعض مولوی اس طریقہ سے تراویح پڑھاتے ہیں، کہ ہر رکعت میں دو دو سورت ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں سورہ ناس تک جاتے ہیں تاکہ دوبارہ سورۂ ناس سے نہ پڑھے، اول رکعت میں ألم ترکیف ولإیلاف اسی طرح تیسری رکعت میں أرأیت الذی وإنا أعطینااور چوتھی میں بھی یہی سورتیں یعنی ارأیت الَّذِی اورإنا أعطینااس طرح ہر رکعت میں دو دو سورتیں سورہ ناس تک پڑھتے ہیں الم ترکیف کا طریقہ کب اور کس طرح اور کس نے ایجاد

کیا، حضور اکرم ﷺ سے اور صحابہ سے الم ترکیف سے تراویح پڑھنا ثابت ہے، اور تین طریقوں میں سے کونسا افضل ہے، اور کس طریقہ کو ترک کرنا چاہیئے ؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اس طرح بھی درست ہے، صحابہ کے زمانہ میں تو الم ترکیف سے پڑھنے کا رواج نہ تھا، متأخرین نے جب دیکھا کہ پورا قرآن ختم کرنے کی صورت میں نمازی سستی کرتے ہیں مسجد میں نہیں آتے مساجد ویران وغیر آباد ہو جاتی ہیں تب ان صورتوں کو اختیار کیا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم (فتاوی محمودیہ ج ۱۱/ ۳۸۳)

کیا تراویح میں ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ جہراً پڑھنا چاہیئے

سوال: ایک مولوی حافظ قرآن بھی ہیں اور قاری بھی ہیں وہ نماز تراویح میں ہر سورت پر بعد از فاتحہ بسم اللہ جہر سے پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں نہ کوئی قباحت ہے نہ کراہت۔ بالجہر پڑھنے کے ثبوت میں یوں فرماتے ہیں کہ تراویح میں جیسا کہ تکمیل قرآن قراءۃ مقصود اور سنت مؤکدہ ہے ویسا ہی تکمیل قرآن سماعۃً بھی مقتدیوں کے حق میں مقصود ہے لہذا تراویح میں جب تک بسم اللہ جہر سے ہر سورۃ نہ پڑھی جاوے گی اختلاف مقتدیوں

کے حق میں رفع نہ ہوگا۔ اور اختلاف بھی مجتہدین ہی کا نہیں بلکہ ائمہ قراءۃ کا بھی ہے۔ آیا ہر سورۃ پر بعد از فاتحہ تراویح میں بسم اللہ جہر سے پڑھنا کیسا ہے۔ اور تسمیہ میں قاری حنفی کو اپنے ائمہ مجتہدین کا اتباع کر کے بالسر پڑھنا چاہئے یا ائمہ قراءۃ کے اتباع سے بالجہر پڑھنا چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: در مختار میں ہے: كما تعوذ سمى الخ سراً إلخ قوله سراً إلخ قا ل فى الكفاية عن المجتبى والثالث أنه لا يجهر بها فى الصلوٰة عندنا خلافاً للشافعى وفى خارج الصلوٰة اختلاف الروايات والمشايخ فى التعوذ والتسمية قيل يخفى التعوذ دون التسمية والصحيح أنه ليتخير فيهما ولكن يتبع إمامه من القراء وهم يجهرون بهما إلا حمزة فإنه يخفيها ا ه شامى ج ۱ ص ۳۲۹-

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے اندر حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق بسم اللہ کو سراً پڑھنا چاہئے اس میں حنفیہ میں سے کسی کا خلاف نہیں ہے اور اطلاق صلاۃ شامل ہے نماز فرض اور نفل وتراویح وغیرہ کو اور یہ بھی اس عبارت سے واضح ہوا کہ اتباع امام من القراء خارج صلوٰۃ میں ہے نہ کہ صلاۃ میں اور اس پر ہم نے اپنے اساتذہ علماء احناف کو پایا ہے فقط۔

(۱)رد المحتار باب صفة الصلوٰة فصل ج۱ ص ٤٥٧-ط-س-ج۱-۷۹۰-

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۶۴-۲۶۵)

تراویح کی ہر رکعت میں "قل ہو اللہ" پڑھنے کا حکم

سوال: قل ہو اللہ احد ہر رکعت میں درست ہے یا کہ نہیں یعنی تراویح کی ہر رکعت میں سورۂ اخلاص بعد الحمد للہ پڑھنا درست ہے یا کہ نہیں اور دوسری سورت یاد رہنے کے باوجود؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح کی ہر رکعت میں محض قل ھو اللہ پڑھنا سنت کے خلاف ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ پورے رمضان میں سب تراویح میں ایک پورا ختم قرآن پاک کا کرے اگر یہ نہ ہوسکے تو پھر جہاں سے اور جتنا ہوسکے پڑھ لے کسی خاص ایک ہی سورۃ کو ضروری قرار نہ دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (نظام الفتاوی ج۶/ جزء۱/ ۹۶)

ختم قرآن پر ھم المفلحون تک پڑھنا مستحب ہے

سوال: مولانا عبد الحی صاحب نے تراویح میں ھم المفلحون تک ختم کرنے کو جائز لکھا ہے یعنی جب قرآن شریف ختم کرے تو اخیر رکعت میں الف لام میم سے مفلحون تک پڑھے اور فتاوی عالمگیری میں بھی ترتیب ختم کی ہم

المفلحون تک لکھی ہے صحیح اس بارہ میں کیا ہے اور ایک آیۃ سے دوسری آیت کی طرف منتقل ہونے کا کیا حکم ہے۔ بعض لوگوں نے مفلحون تک پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: جو کچھ مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارہ میں لکھا ہے وہی صحیح ہے فقہاء حنفیہ نے بھی ختم قرآن میں صرف اسی کو مستحب لکھا ہے کہ سورۃ بقرہ کی شروع کی آیات پر ختم کرے کہ یہ حدیث سے ثابت ہے اس کے سوائے متفرق جگہ کی آیتوں کو پڑھنے کو مکروہ لکھا ہے کما سیجئی عن شرح المنیة لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الناس الحال المرتحل أی الخاتم المفتح انتھ(۱) شرح منیہ کبیری فقط۔

(۱) دیکھئے رد المحتار باب صفة الصلوٰة فصل فی القراتة تحت قوله ونا یقراء منکوسا إلا إذا ختم الخ (ج ۱ ص ۵۱۰-ط-س-ج۱ص۵٤۷) (فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۵۹-۲۶۰)

نماز تراویح اور وتر کے بعد دعا ثابت ہے یا نہیں

سوال: بعد نماز تراویح دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ اور رمضان شریف میں وتر پڑھ کر دعا مانگنا ثابت ہے یا نہیں

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: بعد ختم تراویح دعا مانگنا درست ہے اور مستحب ہے اور معمول سلف و خلف ہے۔ پھر وتر کے بعد دعا ضروری نہیں ہے ایک بار کافی ہے۔ یعنی ختم تراویح کے بعد کافی ہے۔ فقط۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۵۳)

"سبحان ذی الملك والملكوت" پڑھنے کا حکم

سوال: ہمارے یہاں تراویح کی نماز میں چار رکعت کے بعد سبحان ذی الملك والملكوت تین تین بار آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں یہ جائز ہے یا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: نماز تراویح میں ہر چار رکعت پر یہ مذکورہ دعا اس طریقہ پر پڑھنے کی اجازت تو ہے باقی محض مستحب ہے واجب نہیں ہے اور ہر چار رکعت پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت نہیں ہے اس طریقہ کو بند کرنا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (نظام الفتاوی ج٦/ جزء ١/ ٧٧)

ترویحہ کی تسبیح بلند آواز سے

سوال: ترویحہ پر تسبیح سب مقتدیوں کا اتنی بلند آواز سے پڑھنا کہ آواز محلہ بھر میں جائے، کیا ایسا کرنا جائز ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اس طرح زور سے پڑھنا بھی ثابت نہیں، اس کو بھی ترک کیا جائے۔

(۱)فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

(۱) أما الأدعية والأذكار فبالخفية أولى (شامی کراچی ص۵۰۷/ج۲/کتاب الحج،مطلب الثناء على الكريم دعاء، شامی کراچی ص٦٦٠/ج١/ مكروهات الصلوة ،مطلب فى رفع الصوت بالذكر ، فالحاصل ان الجهر بالتكبير بدعة فى كل وقت إلا فى مواضع المستثناة وصرح قاضيخاں فى فتاه بكراهة الذكر جهراً(بحر کوئٹہ ص۱۵۹/ج۲/باب العیدین)

(فتاوی محمودیہ ج۱۱/۴۳۷)

تراویح میں ختم قرآن سنت ہے

سوال: حافظ کو تراویح میں قرآن سنانا واجب ہے یا مستحب۔ در صورت وجوب اگر کوئی شخص پڑھتے وقت ریاء ونمود سے بچنے کی اپنے میں قوت نہ رکھتا ہو تو اس کو سنانا جائز ہے یا نہیں۔ در صورت غیر جواز نہ سنانے سے قرآن شریف کا کوئی حق یا مواخذہ اس کے ذمہ باقی رہے گا یا نہیں۔ اگر رہے گا تو چھٹکارہ کی کیا صورت ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح میں قرآن شریف سننا اور سنانا سنت اور مستحب ہے اور خوف ریاء وعجب کی وجہ سے چھوڑا نہ جاوے اور حتی الوسع کوشش حصول اخلاص کی کی جاوے اور لوجہ اللہ بلا معاوضہ سنایا جاوے۔ یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور اس میں فضیلت ہے۔ (۱) باقی اگر کسی عذر سے تراویح میں کسی حافظ نے قران شریف نہ پڑھا اور ویسے تلاوت کرتا رہا تو مواخذہ سے بری ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفساً إلا وسعها-فقط-

(۱)والختم مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثا أفضل ولا يترك الختم لكسل القوم (درمختار أى قراة الختم فى صلاة التراويح سنة(رد المحتار مبحث التراويح ج ۱ص ٦٦٢ -ط-س-ج٢ص٤٦)(فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴ /۲۴۷-۲۴۸)

تراویح میں چھوٹا ہوا قرآن پورا کرنے کی ترکیب

سوال: کسی شخص کی تراویح دو چار یوم چھوٹ جائے جس میں قرآن پڑھا جاتا ہو تو کیا طریقہ اختیار کرے کیونکہ جس حافظ کے پیچھے وہ پڑھ رہا ہے اس کے دوبارہ تراویح پڑھانے میں اس کا قرآن پڑھنا نفل ہوگا، اور مقتدی کا سنت۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اپنے امام سے کہے کہ وہ کسی شب سولہ تراویح پڑھائے ان میں جس قدر ہمیشہ بیس میں پڑھتا تھا اتنا پڑھے اور بقیہ چار رکعت میں کوئی اور شخص چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھادے وہ شخص اور امام جس نے سولہ پڑھائی ہیں ان چار میں نفل کی نیت کرے پھر یہ امام چار رکعت تراویح اس شخص کو پڑھائے جس کا کچھ قرآن کریم چھوٹ گیا ہے اور ان میں وہ چھوٹا ہوا قرآن شریف پڑھ دے، اس طرح ہر روز کی تراویح میں بھی نقصان نہ ہوگا، اور قرآن کریم بھی تراویح میں پورا ہو جائے گا۔(۱)فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

(۱)والختم مرة سنة الخ الدرالمختار علی ھامش رد المحتار زکریا ص۴۹۷/ ج ۲ / مبحث صلاۃ التراویح۔(فتاوی محمودیہ ج۱۱/۳۹۸)

فاسد شدہ رکعت کی قرأت کا اعادہ

سوال: تراویح کی انیس رکعتیں ہوئیں بایں طور کہ دو رکعت کے بجائے ایک رکعت پڑھی تو کیا اس میں پڑھی گئی قرائت کا اعادہ کرنا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: جی ہاں فاسد شدہ رکعتوں کی قرأت کا اعادہ ضروری ہے، لہذا ان رکعتوں کے اعادہ کے وقت قرأت کا اعادہ بھی کرے، اگر اسی

دن اعادہ نہ ہوسکے تو دوسرے دن کی تراویح میں اعادہ کرسکتے ہیں۔وإذا فسد الشفع وقد قرأ فيه لا يعتد بما قرأ فيه ويعيد القرائة ليحصل له الختم فی الصلاة الجائزة (فتاویٰ عالمگیری ج١ ص ١١٨ فصل فی التراویح)فقط واللہ اعلم بالصواب۔(فتاوی رحیمیہ ج٦/٢٧١)

تراویح میں ایک ہی آیت کی تکرار

سوال: اکثر حفاظ تراویح میں ایک آیت کی بار بار تکرار کرتے ہیں، کیا کثرت تکرار پر سجدہ سہو واجب ہے اور اس کی کیا حد ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: نفل نماز میں تو قصدا بھی تکرار مکروہ نہیں، البتہ فرض نمازوں میں ایسا کرنا مکروہ ہے، لیکن عذر، مثلا بھول جانے کی صورت میں تو فرض نمازوں میں بھی تکرار درست ہے اس سے نماز میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا جس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب ہو، تراویح کا شمار نفل نمازوں میں ہے، اس لئے بدرجہ اولی اس میں تکرار سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا:

" إذا كرر آية واحدة مرارا فإن كان فی التطوع الذی يصلی وحده فذلك غير مكروه وإن كان فی الصلوة المفروضة فهو مكروه فی حالة الاختيار وأما

فی حالة العذر والنسیان فلا بأس "(١)

(١) الفتاوى الهندية ١٠٦/١- (کتاب الفتاوی ج۲/ ٤١٨-٤١٩)

بھولتے وقت ادھر ادھر سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال:(۲) بعض حافظ پڑھتے پڑھتے بھول کر خاموش تو نہیں ہوتے مگر کبھی اس سورۃ میں اور کبھی اس سورۃ میں ادھر ادھر پڑھتے رہتے ہیں اگر یاد آگیا تو پھر سیدھے پڑھنے لگتے ہیں اور نہ یاد آیا تو کچھ دیر تک پریشان رہ کر رکوع کر کے نماز ختم کر دیتے ہیں۔ مگر یاد آنے اور نہ آنے دونوں صورتوں میں وہ سجدہ سہو کرتے ہیں آیا سجدہ سہو کرنا چاہئے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً:(۲،۱) ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کر لینا چاہئے - والحاصل أنه اختلف فی التفكر الموجب السهو فقيل ما لزم منه تأخير الواجب أو الركن عن محله بأن قطع الاشتغال بالركن أو الواجب قدر أداء ركن وهو الأصح وقيل مجرد التفكر الشاغل للقلب وإن لم يقطع الموالات الخ (١) فقط-

(١) رد المحتا باب سجود السهو ج١ ص ٧٠٦ تحت قوله واعلم انه اذا شغله الخ - (فتاوی دار العلوم دیوبند ج۴/ ۲۵۷-۲۵۸)

نیت باندھ کر لقمہ دے پھر نیت توڑے یہ کیسا ہے

سوال: بعض حافظ دوسرے حافظ کا پڑھنا نماز سے خارج بیٹھے سنا کرتے ہیں جب وہ بھول جاتا ہے تو یہ جلدی سے صف میں یا قریب صف کے نیت باندھ کر اس کو بتا دیتے ہیں اور پھر فوراً نیت توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ بعض نا خداترس اسی صورت میں کبھی ایسا بھی کرتے ہیں کہ بغیر وضو کے یا پانی پر قدرت ہوتے ہوئے تیمم کر کے نیت باندھ کر بتا دیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں لقمہ دینے والے اور لقمہ لینے والے کا کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اگر نیت باندھ کر بتلا دیں گے تو قاری کی نماز میں کچھ خلل نہ آوے گا مگر اس کو نیت توڑنے کا گناہ ہو گا اور قضا لازم ہو گی اور جو بے وضو بتلایا، یا باوجود پانی کے تیمم کر کے بتلایا اور قاری نے لے لیا تو اس کی نماز فاسد ہوئی اور مقتدیوں کی بھی نماز فاسد ہوئی۔ (۱) فقط (فتاوی دار العلوم دیوبند ج ۴/ ۲۵۸)

تراویح میں قرآن کی مقدار

سوال: نماز تراویح میں کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کتنا قرآن سنا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: کم سے کم اتنا قرآن پڑھنا بہتر ہے کہ مہینہ بھر میں ایک قرآن مکمل ہو جائے ، اس سے زیادہ قرآن کا پڑھنا مقتدیوں کی بشاشت پر موقوف ہے ، مقتدی بشاشت اور نشاط کے ساتھ جتنا قرآن سن سکیں ، اتنا ہی قرآن سنانا چاہئے ، یوں جہاں تک نماز تراویح ادا ہو جانے کی بات ہے تو اس میں جو حکم اور نمازوں کا ہے وہی حکم نماز تراویح کا بھی ہے ، یعنی سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں کم سے کم تین چھوٹی آیتیں ، یا تین چھوٹی آیت کے بقدر ایک بڑی آیت پڑھ لی جائے ، تو نماز تراویح ہو جائے گی ۔ (کتاب الفتاوی ج ۲/ ۴۱۹)

ختم تراویح کے موقع پر چندہ کر کے مٹھائی تقسیم کرنا

سوال: رمضان المبارک میں قرآن کریم سنانے کے بعد محلہ والے چندہ اکٹھا کرتے ہیں یہ کہہ کر کہ ختم میں دو ، پھر وہ کچھ حافظ کو دیتے ہیں کچھ امام کو اور کچھ روپیہ کی مٹھائی آجاتی ہے کیا یہ صورت ٹھیک ہے ؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: اگر چندہ لوگ اپنی اپنی خوشی سے و مرضی سے دیں ۔ کسی پر کوئی دبائو نہ ہو اور نہ دینے والوں پر کوئی طعن و تشنیع نہ ہو تو اس طرح کر لینے میں کوئی حرج نہیں نیز امام کو بطور اجرت قرآن خوانی یا اجرت

ختم تراویح دینا یا امام کا بطور اجرت لینا درست نہیں اگر یہ سب موانع نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ درست نہیں۔ فقط و اللہ و اعلم (نظام الفتاوی ج٦/ جزء١/ ۸۷-۸۸)

ختم تراویح پر روشنی اور امام کو ہدیہ

سوال: ختم تراویح میں مسجد میں روشنی، پیش امام کو جوڑا، نقد روپیہ اور حافظ تراویح میں سنانے والے قرآن پاک کے ان کو بھی جوڑا، نقد روپیہ اور شیرینی تقسیم ہوتی ہے، لہٰذا ان تمام امور کی اجازت کا ثبوت کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح میں قرآن پاک ختم ہوتے وقت اکثر مساجد میں بہت سی غلط باتیں رائج ہو گئی ہیں، جنکی کوئی اصل نہیں بلکہ انکی ممانعت موجود ہے، انکو ترک کرنا لازم ہے، ان میں شرکت نہ کی جائے، مثلاً ضرورت سے زائد روشنی کرتے ہیں یہ اسراف بیجا ہے، قرآن پاک میں اسراف کی ممانعت آئی ہے (۱) قرآن پاک سنانے والے کو جوڑا اور نقد دیا جاتا ہے، یہ بھی ناجائز ہے (۲) جو شخص پنجگانہ کا امام ہے، اور تمام سال اس نے امامت کا فریضہ ادا کیا ہے، اگر اس موقعہ پر اس کی مزید خدمت کر دی جائے، تو مضائقہ نہیں، شیرینی تقسیم کرنے کو لازم سمجھا جاتا ہے، کہ بغیر

شیرینی کے ختم ہی نہیں ہو گا، یہ غلط ہے، شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں، ایسی پابندی درست نہیں، شیرینی کے لئے چندہ کیا جاتا ہے اور اکثر دباؤ ڈال کر عار دلا کر وصول کیا جاتا ہے یہ بالکل ہی ناجائز ہے، ایسے پیسہ کی شیرینی کسی کیلئے بھی روا نہیں (۳) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

(۱) وَلاَ تُسْرِفُوْا اِنَّه لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ سورہ اعراف آیت نمبر/۳۱/ راجع للتفصیل

ترجمہ: اور حد سے مت نکلو، بیشک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکلنے والوں کو۔ (بیان القرآن)

(۲) والآخذ والمعطی اٰثمان (الشامی نعمانیه ص ۳۵/ ج۵/ مطبوعه زکریا ص ۷۷/ ج۹/ باب الإجارة الفاسد، مطلب: تحریر مهم فی عدم جواز الأستئجار علی التلاوة الخ)

(۳) لا یحل مال امرء إلا بطیب نفس منه،مشکوٰة شریف ص۲۵۵/ باب الغصب والعارية، الفصل الثانی مطبوعه یاسرندیم دیوبند-

(فتاوی محمودیہ ج۱۱/ ۴۰۳)

امام کا دو مرتبہ ختم کرنا تراویح میں

سوال: ایک حافظ نے ایک مسجد میں ماہ رمضان شریف میں دس بارہ یوم کے اندر قرآن شریف تراویح میں سنا کر ختم کیا، پھر دوسری مسجد میں جہاں لوگوں نے قرآن شریف کا ختم نہیں سنا، اگر ان میں حافظ نے تراویح کا ختم سنایا ہے، کیا یہ درست ہے، مقتدیوں کو تمام رمضان شریف میں ایک دفعہ قرآن سننا سنت تھا، اور حافظ قرآن شریف کو ایک دفعہ سنانا سنت، کیا تراویح میں اور ثواب میں امام اور مقتدیوں کے لئے کوئی فرق تو نہ ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: السنة فی التراویح إنما هو الختم مرة والختم مرتین فضیلة والختم ثلاث مرات أفضل الخ (عالمگیری (۱) ص۱۱۷/ج۱)

ینبغی للإمام وغیره إذا صلی التراویح وعاد إلی منزله وهو یقرأ القرآن أن یصلی عشرین رکعة یقرأ فی کل رکعة عشر اٰیات احرازاً للفضیلة وهی الختم مرتین (قال قاضی خان) و الزهاد وأهل الاجتهاد کانوا یختمون فی کل عشر لیال إلی قوله ولو عجل الختم له أن یفتح من أول القرآن فی بقیة الشهر (خانیه ص۳۳/ج۱/)(۲)

اس صورت میں مقتدیوں کو سنت کا ثواب ہوگا، اور امام کو فضیلت کا ثواب ملے گا، کمی کسی کے ثواب میں نہ ہوگی۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

(۱)عالمگیری کوئٹہ ص۱۱۷/الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح۔
(۲) خانیة علی ھامش الھندیه ص۲۳۸/ج۱/کتاب الصوم ،باب التراویح، فصل فی مقدار القرأة فی التراویح، مطبوعه کوئٹه،طحطاوی مع المراقی مصری ص۳۳۷/فصل فی صلاة التراویح۔ (فتاوی محمودیہ ج۱۱/۴۲۲)

{دوسرا باب}

وتر کے متعلق مسائل

تین رکعات وتر میں دوسری رکعت پر بیٹھنے کا ثبوت

سوال: باری تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی معرفت عوام الناس کو ارشاد فرمایا ہے۔فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون۔ سو اس آیت کے تحت میں ہم پوچھتے ہیں اہل الذکر سے کہ وہ کونسی احادیث مرفوعہ یا آثار مقبولہ ہیں جن سے یہ پتہ چلے کہ آنحضرت ﷺ نے جب کہ تین وتر پڑھے دوسری رکعت میں تشہد کیلئے آپ بیٹھتے ہوں اور تیسری رکعت میں قبل دعائے قنوت کے رفع یدین کی ہو اور اس کے متعلق اگر کوئی روایت ہے تو عنایت فرمائی جائے کہ کس کتاب کے کون سے صفحہ پر ہے یا فعل صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس نے میرا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریقہ اختیار کیا وہ لوگ فرقہ ناجیہ میں سے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صحیح مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک طویل روایت ص ۱۹۴ جلد اول (طبع ہندیہ) میں ہے جس کا ایک جملہ یہ ہے

وکان یقول فی کل رکعتین التحیة وکان یفرش رجله إلی سریٰ وینصب رجله إلی منی- الحدیث (۱)

یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ ہر دو رکعتوں پر تحیتہ یعنی تشہد ہے اور سول اللہ ﷺ بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے اور ترمذی شریف ص ۵۰ جلد اول مطبوعہ مجتبائی میں ہے۔قال رسول اللہ ﷺ الصلوٰۃ مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین الخ (۲) یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا نماز دو رکعت ہے (یعنی نوافل) ہر دو رکعتوں پر تشہد ہے۔

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ ہر دو رکعتوں پر تشہد پڑھنا نماز کا عام قاعدہ ہے اور سول کریم ﷺ نے یہی ہم کو تعلیم فرمایا ہے اور بخاری شریف (۳) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں آنحضرت ﷺ کی صلوۃ تہجد و وتر کی گیارہ رکعتیں اس تفصیل سے بیان فرمائی گئی ہیں کہ پہلے چار پڑھتے تھے آخری تین رکعتیں وتر کی ہوتی تھیں اور مسلم شریف کی حدیث (وکان یقول فی کل رکعتین التحیة) کے بموجب اس میں دو مرتبہ تشہد ہوتا تھا دوسری پر اور پھر تیسری پر بعض روایات میں یہ جو یہ آیا ہے کہ نہیں بیٹھتے تھے مگر آخر میں اس کی تفسیر حضرت عائشہؓ کی وہ روایت کرتی ہے جو نسائی اور

مستدرک حاکم میں ان الفاظ سے آئی ہے۔ کان رسول اللہ ﷺ لا یسلم فی رکعتی الوتر (کذافی آثار السنن)

(۴) یعنی آنحضرت ﷺ وتر کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ جن حدیثوں میں دو رکعت پر بیٹھنے کی نفی ہے اس میں بیٹھنے سے سلام پھیرنے کے لئے بیٹھنا مراد ہے اور یہ مطلب اس لئے ہے کہ تاکہ حضور ﷺ کا فعل حضور اکرم ﷺ کے اس قول کے خلاف نہ ہو جو مسلم کی روایت میں فی کل رکعتین التحیۃ کے الفاظ سے موجود ہیں اور ترمذی میں تشہد فی کل رکعتین کے الفاظ سے مروی ہیں، (اور رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل دونوں میں مطابقت ہوتی ہے تعارض نہیں ہوتا) باقی تیسری رکعت میں قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا تو یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

عن عبد اللہ أنه کان یقرأ فی آخر رکعة من الوتر قل هو اللہ أحد ثم یرفع یدیه فیقنت قبل الرکعة - رواه البخاری فی جزء رفع إلی دین و إسناده صحیح (آثار السن) (۱)عن أبي بن کعب أن رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع سنن ابن ماجه (۱۱۸۲)

بخاری نے جزء رفع یدین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا روایت کیا ہے اور بیہقی نے معرفہ میں حضرت ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے قنوت وتر میں رفع یدین کرنا روایت کیا ہے۔

کذافی آثار السنن

(۲) مطبوعہ احسن المطابع پٹنہ ص ۱۸ ج ۲۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دہلی

(۱) (باب ما یجمع صفة الصلاة وما یفتح به ۱/۱۹۴ قدیمی کتب خانه' کراچی)

(۲) (باب ماجاء فی التخشع فی الصلاة ۱/۸۷ ط سعید)

(۳)(باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ ۱/۱۵٤ ط قدیمی کتب خانه کراچی)

(٤)(نسائی باب کیف الوتر بثلاث ۱/۱۹۱ ط سعید)(آثار السنن' باب الوتر بثلاث رکعات ص ۱٦۹ ط امدادیه' ملتان)(کفایۃ المفتی ج ۳/)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کو وتر کی نماز مغرب کی نماز کی طرح سیکھائی:

عن أبی خَلْدَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَّمُونَا أَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّالِثَةِ فَهَذَا وِتْرُ اللَّيْلِ وَهَذَا وِتْرُ النَّهَارِ "شرح معاني الآثار (۱۹۳۱)

ترجمہ ابو خالدہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ (جو کبار تابعین میں سے ہیں) سے وتر کے بارے میں سوال کیا انھوں نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے ہمیں وتر کی نماز مغرب کی نماز کی طرح سکھائی فرق یہ ہے کہ ہم (وتر کی) تیسری رکعت میں قرات کریں، پس یہ رات کی نماز وتر ہے اور مغرب کی نماز دن کا وتر ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ نے حضرات تابعین کو وتر کی نماز مغرب کی نماز کی طرح سکھائی۔ اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں بیٹھا جاتا ہے۔ لہذا تین رکعت وتر جب پڑھی جائے تو دوسری رکعت میں بیٹھنا ہو گا۔ مغرب اور وتر کی نماز میں فرق اتنا ہے کہ مغرب میں امام تیسری رکعت میں آہستہ قرات کرتا ہے اور وتر میں امام تیسری رکعت میں جہرا قرات کرتا ہے۔

رمضان المبارک میں وتر باجماعت پڑھنے کا حکم

سوال: کیا وتر رمضان میں باجماعت ادا کیئے جائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: تراویح سے فارغ ہو کر امام وتر پڑھائے اور تینوں رکعتوں میں قراءت بلند آواز سے کرے لیکن امام اور مقتدی دعائے قنوت آہستہ پڑھے۔

غیر رمضان میں وتر باجماعت ادا کئے جائیں یا جماعت سے

سوال: کیا غیر رمضان میں بھی وتروں کو جماعت سے پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: غیر رمضان میں وتروں کو جماعت سے نہیں پڑھ سکتے۔ (فقہی احکام، التسہیل الضروری ص:۱۰۱۔۱۰۲)

کچھ رکعات تراویح رہ جائیں تو وتر کے بعد پڑھے

سوال: جماعت سے کچھ رکعت تراویح کی ادا کیں اور کچھ باقی رہ گئیں کہ امام نے وتر پڑھائے تو امام کے ساتھ وتروں میں شامل ہو جانا چاہئے یا پہلے تراویح پوری کرنی چاہئے بعد میں وتر پڑھنے چاہئیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: وتر میں شامل ہو جائے بقیہ رکعات تراویح کی بعد میں پڑھ لے۔ (کفایۃ المفتی ج۳/۳۸۸)

فرض پڑھانے والے کے سوا وتر کوئی اور پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

سوال: یہ جو مشہور ہے کہ جو شخص فرض نماز پڑھادے وہی وتر پڑھاوے اگر دوسرا شخص پڑھادے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: درست ہے کہ دوسرا شخص وتر پڑھادے اور جو مشہور ہے غلط ہے۔ (فتاوی رشدیہ ص ۳۹۷)

دعاء قنوت کے بعد درود شریف کا پڑھنا

سوال: وتروں میں دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا جیسے کہ شرح در مختار میں لکھا ہے کیسا ہے زید کہتا ہے کہ دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا اچھا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے فقط۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۳۹۷)

نماز وتر کے لئے کسی خاص سورت کو معین کرنا

سوال: نماز وتر میں سورۂ قدر و کافرون واخلاص واسطے مرض بواسیر کے مجرب بتلاتے ہیں اگر اس کو التزام کے ساتھ پڑھا جاوے تو کوئی قباحت تو

نہیں ؟ دانتوں کی پائیدار کے واسطے وتروں میں سورئہ نصر ولھب واخلاص کاپڑھنا مجرب بتلاتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً:(عن کلا السوالین) اس میں منشاء سوال یہ ہے کہ طاعت مقصودہ کو ذریعہ بنایا گیا غرض دنیوی کا۔ سو اسمیں تفصیل یہ ہے کہ یہ ذریعہ بنانا دو قسم ہے ایک بلاواسطہ جیسے عاملوں کا طریقہ ہے کہ ادعیہ وکلمات سے خاص اغراض مقاصد دنیویہ ہی ہوتے ہیں اور دوسری قسم بواسطہ برکت دینیہ کے کہ طاعات سے اولا برکت دینیہ مقصود ہوتی ہے پھر اس برکت دینیہ کو موئثر اغراض دنیویہ میں سمجھا جاتا ہے احادیث میں جو قربات اور طاعات خاصہ کی بعض خاصیتیں از قبیل اغراض دنیوی۹ہ وارد ہیں وہ اس دوسری قسم سے ہیں جیسے سورئہ واقعہ کی خاصیت آئی ہے کہ لم تصبہ فاقۃ اور یہ دنیوی خاصیتیں جس طرح وحی سے معلوم ہوتی ہیں کبھی الہام سے بھی معلوم ہوتی ہیں پس عمل مذکورہ فی السوال بطریق اول نماز کی وضع کے خلاف ہے اور بطریق ثانی کچھ حرج نہیں۔ ۱۶/ رمضان المبارک ص۴۵ھ (امداد الفتاوی ج ۱/ ۲۹۹)

رمضان میں وتروں کا تہجد کیساتھ پڑھنا افضل ہے یا جماعت کیساتھ تراویح کے بعد

سوال: جو شخص نماز تہجد میں وتر پڑھتا تھا وہ رمضان شریف میں وتروں کو بجماعت ادا کرے یا بوقت تہجد ادا کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: جماعت کے ساتھ بہتر ہے جماعت کی رعایت اولویت وقت کی رعایت سے مقدم ہے۔ ونیز اعراض عن الجماعت کی صورت تحرز ضروری ہے۔ ۲۲/رمضان ۲۹ھ (امداد الفتاوی ج ۱/۳۰۰)

سوال: ایک امر دریافت طلب ہے کہ بعد نماز عشاء بیس رکعت تراویح پڑھنے کے بعد وتر پڑھ لئے جاویں اور پھر سحر کے وقت تہجد پڑھا جاوے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: ہاں یہی افضل ہے۔ ۲۸/شعبان ۱۳۳۷ھ (امداد الفتاوی ج ۱/۳۰۰)

سوال: ایک شخص تہجد کے وقت وتر کو ادا کرتا ہے اور رمضان شریف میں وتر کی جماعت ہوتی ہے سو وہ جماعت کو ترک کرکے پچھلے کے وقت اس

کیلئے وتر کا ادا کرنا افضل ہے یا اسکو جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہئے اور جماعت کا ثواب ترک نہ کرنا چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: ہاں ایسا ہی چاہئے یعنی جماعت ترک نہ کرے اگرچہ تنہا بھی جائز ہے۔ فی الدرالمختاروفیها أی فی رمضان یصلی الوتروقیامه بها وهل الأفضل فی الوترالجماعة أو المنزل وفی رد المحتار (حج الکمال الجماعة إلی قوله وفی شرح المنیة والصحیح ان الجماعة فیها أفضل الا ان سنیتها لیست کسنیة جماعة التراویح (ج۱ص۷٤۲)(امداد الفتاوی ج۱/۳۰۰)

ماہ رمضان میں جہر اور سر اور وتر پڑھنے کا جواز

سوال: نماز وتر جب اکیلا رمضان شریف میں پڑھتا ہو قراءت جہر سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: دونوں جائز ہیں یعنی جہر بھی اور اخفا بھی۔ کیونکہ وتر رمضان میں جہریات میں سے ہے اور جہریات میں منفرد جہر وعدم جہر میں مخیر ہوتا ہے۔دلیل المقدمة الأولیٰ مافی رد المحتار أن الجهر یجب علی الإمام فیما یجهر فیه وهوصلوٰة الصبح و الأولیان من المغرب والعشاء وصلوٰة العیدین والجمعة والتراویح و الوتر فی رمضان الخ ج۱ص٤۸۸ ودلیل المقدمة الثانیة ما فی العالمگیریة وإن کان منفردا إن کانت صلوٰة

يخافت فيها فخافت حتما هوالصحيح وإن كانت صلوة يجهر فيها فهو بالخيار والجهر أفضل ج١ص٤٤٠ قلت هذا هو المشهور وإن اختلف بعضهم فى التقييد بقوله فى رمضان كما فى رد المحتار لكن يرد عليه أنه يقتضى أنه لوصلى الوترجماعة فى غير رمضان انه لايجهر به وان لم يكن على سبيل التداعى ويحتاج إلى نقل صريح واطلاق الزيلعى يخالفه وكذا ما يأتى من المتنفل بالليل لوام جهر فتامل ج١ص٥٥٦ لكنه لا يضر الحكم بجهرالمنفرد فى رمضان وانما يفيد عدم تخصيص هذا الحكم برمضان- والله أعلم،٦ /رمضان ١٣٣٧ھ(تتمه خامسة ص٩٤)

(امداد الفتاوی ج١/ ٣٠٠)

وتر بعد تہجد یا بعد تراویح

سوال: اگر تہجد پڑھا جاوے گا تو وتروں کا بعد تراویح پڑھنا اچھا ہے یا بعد تہجد؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: بعد تراویح کیونکہ جماعت کی افضلیت زیادہ مہتم بالشان ہے وقت کی فضیلت سے۔(امداد الفتاوی ج١/ ٣٠١)

(١)تارک واجب گناہ گار ہے

(٢)وتر واجب ہے یا نہیں؟

(٣)وتر کا تارک گناہ گار ہے

سوال: (۱) واجب کا تارک گناہ گار ہے یا نہیں؟ (۲) نماز وتر واجب ہے یا نہیں (۳) وتر کا تارک گناہ گار ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: (۱) واجب کا تارک اس شخص کے نزدیک گناہ گار ہے جو اس فعل کو واجب قرار دیتا ہے (۲) (۲) نماز وتر میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تین روایتیں ہیں (۳) یوسف بن خالد نے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت کی کہ وتر واجب ہیں اور نوح ابن ابی مریم نے یہ روایت کی کہ وتر سنت ہیں اور حماد بن زید نے یہ روایت کی کہ وتر فرض ہیں اور امام محمد اور امام یوسفؒ کے نزدیک وتر سنت ہیں۔

(۳) ہاں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب راجح یعنی وجوب وتر کے لحاظ سے تارک وتر گناہ گار ہے (۴) مگر دوسری روایت سنیت اور قول صاحبین پر گناہ گار نہیں اگرچہ مستحق ملامت ان کے نزدیک بھی ہے۔

خلاصہ یہ کہ جس چیز کے واجب اور سنت ہونے میں اختلاف ہو اس میں تارک پر گناہ گار ہونے کا حکم بھی مختلف فیہ ہو گا اور جس کے واجب ہونے پر اتفاق ہو گا اس کے تارک پر گناہ گار ہونے کا حکم بھی متفق علیہ ہو گا یہ سب کلام مذہب حنفی کے ماتحت ہے۔ **محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی**

(٢) إن السنة المؤكدة والواجب متساويان رتبة فی استحقاق الإثم بالترك الخ (رد المحتار' باب العيدين ١٧٧/٢ ط سعيد) هو (الواجب) فی عرف الفقهاء عبارة عما ثبت وجوبه بدليل فيه شبهة ... و يستحق بتركه عقوبة لولا العذر (قواعد الفقة ص ٥٣٩ ط الصدف پبلشرز' کراچی)

(٣) عن أبی حنيفة فی الوتر ثلاث روايات فی رواية فريضة و فی رواية سنة مؤكدة و فی رواية واجب (عالمگيرية الباب الثامن فی صلاة الوتر ١١٠/١ ط ماجديه)

(٤)أن السنة المؤكدة والواجب متساويان رتبةً فی استحقاق الإثم بالترك الخ(رد المحتار' باب العيدين ١٧٧/٢ط سعيد)(کفایۃالمفتی ج٣ /٣٨٩)

وتر میں لفظ واجب کہنے یا نہ کہنے کا حکم

سوال: عالمگیری میں لکھا ہے: وفی الوتر ینوی صلوٰۃ الوترکذا فی الزاھدی وفی الغایة أنه لا ینوی فیه واجبا للاختلاف فیه کذا فی التبیین۔ مولوی کرامت علی جونپوری ومولوی امانت اللہ غازیپوری نے اپنے رسالہ میں عربی نیت کے بیچ واجب اللہ تعالیٰ لکھا اب میں کیا کروں بندہ کے پاس کتابیں بھی زیادہ نہیں ہیں۔ اور بنگالہ میں مولوی کرامت علی کا غلبہ زور وشور سے ہے۔ سب واجب اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ فی الحال عرض فدوی کی یہ ہے کہ

واجب کہنے سے نماز ہو گی یا نہ اور واجب کہنا افضل ہے یا نہ۔ اور واجب کہنے سے نماز میں خلل ہو گا یا نہ حضور از روئے مہربانی تحریر فرماویں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: فقہاء نے تصریح کی ہے کہ ایک مذہب کے مقلد کو دوسرے مذہب کی رعایت خلافیات میں اولیٰ ہے واجب نہیں پس غایۃ میں جو علت لکھی ہے اس کا حاصل یہی رعایت مذہب نقاۃ وجوب ہے پس اس کی رعایت واجب نہیں۔ اس لئے واجب کہنے سے بھی نماز ہو جاوے گی اور نماز میں کچھ خلل نہ ہو گا۔ (امداد الفتاوی ج ۱/ ۳۰۲)

سوال: نماز وتر کی نیت یں لفظ واجب کہا جاوے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: فی الدرالمختار بحث النیة ولابد من التعیین عندالنیة لفرض أو واجب أنه وتر الخ وفی رد المحتار أی لا یلزم تعیین الوجوب ثم اعلم أن ما فی شرح العینی من قوله وأما الوتر فالأصح انه یکفیه مطلق النیة مشکل لأن ظاهره أنه یکفیه نیة مطلق الصلوٰة کالنفل إلا أن یحمل علی ما ذکرناه من إطلاق نیة الوتر الخ، اس سے معلوم ہوا کہ نیت وتر میں اگر تعیین بعنوان واجب نہ ہو تاہم یہ تعیین ضرور ہے کہ یہ وتر ہے اور مطلق صلوٰۃ کی نیت کافی نہیں۔ فقط (امداد الفتاوی ج ۱/ ۳۰۲)

قنوت وتر میں نخلع و نترك کے معنی کی تحقیق

سوال: ہم لوگ ہر روز قنوت میں پڑھتے ہیں ونخلع ونترك من يفجرك، اب فرمایئے اگر بیٹا فاجر ہے تو باپ کیا کرے اوراگرباپ فاجر ہے تو بیٹا کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: یہ جملہ خبریہ نہیں بلکہ انشائیہ ہے پس اس میں کذب نہیں دوسرے فجور سے مراد کفر ہے اور ترک سے مراد مخالفت اعتقادی، وہو حاصل۔ ۱۲/ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ (امداد الفتاوی ج۱/ ۳۰۲)

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا بعد میں

سوال: نماز وتر میں اہل حدیث بعد تسمیع کے دونوں ہاتھ اٹھاکر دعائے قنوت پڑھتے ہیں اور احناف تیسری رکعت میں تکبیر اور رفع یدین کے بعد ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھتے ہیں ان دونوں میں کونسا فعل مدلل ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: قنوت رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے نہ کہ بعد تسمیع -لماروی عن أنس أنه سئل عن القنوت فقال قبل الركوع رواه البخاری (۳) ہاتھ اٹھاکر پڑھنا صراحتہً کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ حنفیہ نے ہر ایسے قیام میں جس میں ذکر مسنون طویل ہو ہاتھ باندھنے کو مستحب کہا ہے منجملہ

اس کے قنوت وتر بھی ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت میں ہاتھ اٹھا کر بھی قنوت پڑھنے کی مروی ہے لیکن ہاتھ باندھنا ہی راجح اور اولیٰ ہے۔ واللہ اعلم محمد کفایت اللہ غفرلہ' (کفایۃ المفتی ج ۳/ ۳۹۲)

قنوت نازلہ میں رفع یدین وغیرہ کا احکام

سوال: یہاں سے کانپور ایک سوال کے جواب میں قنوت نازلہ میں ارسال یدین پر عمل کرنے کو لکھا گیا تھا۔ وہاں سے ایک عالم کا ایک طویل خط وضع یدین کی ترجیح کے اثبات میں آیا جس کا خلاصہ خود جواب سے معلوم ہو سکتا ہے جو یہاں سے لکھا گیا۔ اور جو درج ذیل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: مولانا! السلام علیکم، مسئلہ مجتہد فیہ ہے۔ دلائل سے دونوں طرف گنجائش ہے۔ اور ممکن ہے کہ ترجیح قواعد سے وضع کو ہو کما ھو مقتضیٰ مذہب الشیخین رحمہما اللہ لیکن عارض التباس وتشویش عوام کی وجہ سے ارسال کو ترجیح دی جا سکتی ہے کما ھو مقتضی مذہب محمد رحمۃ اللہ علیہ اور ثناء وصلوۃ جنازہ وقنوت وتر میں یہ عارض نہیں ہے اس لئے وہاں راجح پر عمل کیا گیا اور اس عارض کی قوت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مجمع عظیم میں سجود سہو کو باوجود اس کے وجوب کے ترک کر دیا جاتا ہے۔ اور وضع تو درجہ میں

سجود و سہو سے بہت ادنیٰ ہے فھو أحق بالترك اور التباس کا ارتفاع اخفاء قنوت سے اس لئے نہیں ہو سکتا کہ سہو پر محمول کیا جا سکتا ہے کہ جہر قرات میں امام کو سہو ہو گیا۔ اور اسی طرح اس کے بعد سجدہ میں چلے جانے سے بھی اس کا ارتفاع نہیں ہو سکتا کہ اس سے پہلے التباس ہو چکے گا پھر سجدہ میں جانے سے تشویش بڑھے گی کہ رکوع کیوں نہیں کیا ورنہ ایسا ارتفاع تو سجدۂ سہو کے بعد تشہد میں بیٹھنے سے پھر بعد میں مکرر سلام پھیرنے سے بھی مرتفع ہو سکتا تھا مگر فقہاء نے اس کا اعتبار نہیں کیا اس لئے کہ عوام غلبہ جہل سے ان قرائن سے کیا استدلال کر سکتے ہیں۔ اور اپنی نماز کو تباہ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم، باقی دوسری جانب میں بھی مجھ کو تنگی نہیں۔ (امداد الفتاوی ج ۱/ ۳۰۲)

ایک سلام کے ساتھ تین رکعت پڑھنے کا ثبوت

سوال: ایک سلام کے ساتھ تین رکعت وتر پڑھنے کو غیر مقلدین غلط کہتے ہیں اور لوگوں کو پریشان کرتے ہیں برائے مہربانی ایک سلام کے ساتھ تین رکعت پڑھنے کی دلیل بیان فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: وتروں کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے أن رسول اللہ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ کان لایسلم فی رکعتی الوتر (رواہ النسائی فی سننه وقال الإمام النووی فی شرح المهذب ج۳/۴۷۸ إسناده جید)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔ (روایت کیا اس امام نسائی نے کھرے اسناد کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے حاکم نے مستدرک میں ج۱/۳۰۴ کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔ امام حاکم نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے بھی تلخیص میں اس بات کی توثیق کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے)

اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یأیها الکافرون پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے

اور سلام اخیر ان کے اخیر ہی میں پھیرتے تھے۔ اور سلام پڑھنے کے بعد سبحان الملك القدوس تین بار پڑھتے تھے۔(روایت کیا امام نسائی نے سنن صغری میں ج۱/۲۴۸ اور ابن السنی نے عمل الیوم و اللیلۃ میں حدیث نمبر ۷۰۶ اس حدیث کو تقریبا بیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم روایت کرتے ہیں تفصیل کے لئے معارف السنن میں دیکھئے ج۴/ ۲۲۰ سے ۲۲۳ تک)

وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کیوں پڑھی جاتی ہے

سوال: وتر کی تیسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھ کر پھر تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنے کا کیا سبب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ و سورت کے بعد تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنا ثابت ہے اسی طرح پڑھنی چاہئے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۲) عن أبي بن كعب أن رسول الله ﷺ كان يوتر فيقنت قبل الركوع (آثار السنن‘ ص ۱۲۷ ط امداديه ملتان) و يكبر قبل ركوعه ثالثاً رافعاً يديه و قنت فيه الخ (تنوير الأبصار باب الوتر والنوافل ۲/۶ ط سعيد)

(کفایۃ المفتی ج۳/)

وتر کی پہلی رکعت میں سورہ نصر اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا

سوال: اگر امام وتر کی نماز پڑھائے اور اس میں پہلی رکعت میں انا انزلنا‘ دوسری میں اذا جاء اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے تو نماز میں کسی قسم کی کراہت تو واقع نہیں ہوئی ؟ المستفتی مولوی محمد رفیق صاحب دہلوی

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: درمیان میں صرف تبت چھوڑنا بہتر نہیں خلاف اولیٰ ہے دوسری میں تبت پڑھے اور تیسری میں قل هو الله أحد۔(۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) ويكره تنزيهاً إجماعاً إن ثلاث آيات إن تقاربت طولاً و قصراً و إلا اعتبر الحروف والكلمات ... ويكره الفصل سورة قصيرة وأن يقرأ منكوساً الخ (التنوير و شرحه‘ فصل فى القراءة ۵۴۲ تا ۵۴۶ ط سعيد)

(کفایۃ المفتی ج۳)

وتر کی تین رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھنا کیسا ہے

سوال: جو زائرین رمضان شریف میں حرمین شریفین میں موجود ہوتے ہیں اور نماز تراویح حرمین شریفین میں ادا کرتے ہیں تو ان کے لئے وتر کی تین رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ پڑھنا کیسا ہے ؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: حرمین شریفین کے ائمہ کے پیچھے تین رکعت وتر دو سلاموں کے ساتھ پڑھ لینی چاہیئے۔ کیوں کہ یہ بھی ایک صحیح طریقہ ہے اور اس کی بھی دلیل موجود ہے بندہ کے والد ماجد مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواز کا فتوی دیتے تھے۔ اور ہند و پاک کے دیگر بعض حنفی مفتیان کرام کے بارے میں بھی یہ معلوم ہوا کہ وہ حضرات بھی ااس کے جواز کے قائل ہیں کہ حرمین شریفین میں دو سلاموں کے ساتھ وتر پڑھ لینے چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

وتر کے بعد سبحان الملک القدوس "بلند آواز سے پڑھنا

سوال: اور کیا بعد نماز وتر کے سبحان الملک القدوس اونچی آواز سے بولنا ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: وتر کے بعد سبحان الملك القدوس ذرا اونچی آواز سے کہنا مستحب ہے عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه قال كان رسول الله ﷺ يوتر سبح اسم ربك الأعلىٰ وقل يا ايها الكفرون و قل هو الله احد وإذا سلم قال سبحان الملك القدوس ثلث مرات يمد صوته فى الثالثة ثم يرفع (نسائی التسبيح بعد الفراغ من الوتر ١٩٦/١ ط سعيد)

(کفایۃ المفتی ج۳/ ۴۱۱)

جس نے عشاء کی نماز نہ پڑھی اس کے پیچھے تراویح پڑھی گئی تو تراویح کا اعادہ وقت اندر ضروری ہے

سوال: عشاء کی جماعت ہو گئی اس کے بعد جب تراویح کی جماعت ہونے لگی تو دوسرے حافظ کہ جنہوں نے ابھی عشاء کی فرض نماز ادا نہیں کی تھی مصلی پر کھڑے ہو گئے اور دو رکعت تراویح پڑھا دی۔ مقتدیوں میں سے بعض نے اعتراض کیا تو حافظ صاحب کو ہٹا دیا گیا۔ اس کے بعد امام کی اقتداء میں بقیہ تراویح ادا کی گئی تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ مقتدیوں کی اگلی دو رکعتیں صحیح ہوئی یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا ان کا اعادہ ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: صورت مسئولہ میں تراویح کی دو رکعتیں قابل إعادہ تھیں الصحيح أن وقتها بعد العشاء لا تجوز قبلها ... وهو المختار لأنها نافلة سنة بعد العشاء- إلىٰ قوله ويبتنى على أنها تبع العشاء لا تجوز قبلها أنه لو صلى العشاء بإمام وصلى التراويح بإمام آخر ثم علم أن الإمام الأول كان قد صلى العشاء علىٰ غير وضوء أو علم فسادها بوجه من الوجوه فإنه

يعيد العشاء لفسادها ويعيد التراويح تبعاً لها (كبيرى ص ۳۸۵وص۳۸٦ صلاة التراويح)

اسی وقت اعادہ کر لینا تھا اور اگر اعادہ نہ کیا گیا تو بعد میں صبح صادق سے پہلے فرادی فرادی پڑھی جا سکتی تھی ۔ اب وقت نکل گیا اس کی قضا نہیں ہے استغفار کریں اور ان دو رکعتوں میں جتنا قرآن پڑھا گیا تھا اس کو لوٹایا نہ ہو تو دوسرے دن لوٹا لیا جائے ۔ فقط ۔ (فتاوی رحیمیہ ج٦ / ۲۴۲)

وتر میں دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کا ثبوت

سوال: وتر کی نماز میں قبل قنوت رفع یدین کا کیا سبب ہے ؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: رفع یدین قبل قنوت کا سبب شرعی یعنی دلیل نقلی دریافت کرنا مقصود ہے تو جواب یہ ہے کہ بخاری نے جزء رفع الیدین میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے عن الأسود عن عبد الله أنه كان يقرأ في آخر ركعة من الوتر قل هو الله ثم يرفع يديه فيقنت قبل الركعة (اثار السنن)

(۱) اور بخاری نے اسی جزء رفع الیدین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی قنوت میں ہاتھ اٹھانا روایت کیا ہے ۔ عن أبي عثمان قال كنا وعمر يؤم

الناس ثم يقنت بنا عند الركوع يرفع يديه حتى يبد وكفاه ويخرج ضبعيه (اثار السنن)

(۲) اور اگر رفع یدین کی حکمت یعنی وجہ عقلی دریافت کرنا مقصود ہے تو جواب یہ ہے کہ رفع یدین سے مقصود تبری عما سوی اللہ ہے اور قنوت کے معنی دعا کے ہیں اور دعا سے مراد عرض حاجت علی المولی ہے پس قنوت یعنی عرض حاجت سے پہلے ما سوی المولی سے تبری کر لینا اخلاص عبودیت کی علامت اور مفضی الی الاجابۃ ہے۔ واللہ تعالیٰ أعلم و علمہ أتم و أحکم۔ (کفایۃ المفتی ج۳/ ۷۸۳)

تراویح وتر سے پہلے بہتر ہے اور بعد میں جائز ہے

سوال: تراویح وتر سے پہلے پڑھنی چاہئے یا بعد وتر کے ایک شخص پہلے وتر پڑھ کر پھر تراویح پڑھتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: طریق مشروع درباره تراویح یہ ہے کہ عشاء کے بعد وتر سے پہلے تراویح پڑھ کر پھر وتر پڑھیں۔ لیکن اگر تراویح بعد وتر کے پڑھے تو یہ بھی صحیح ہے۔ در مختار میں ہے ووقتها بعد صلوٰة العشاء إلى الفجر قبل الوتر و بعده فی الأصح الخ۔ (۱)

-(١)الدر المختار علی هامش رد المحتار مبحث صلاۃ التراویح ج ١ص ٦٥٩ - ط -س-ج٢ص٤٤- (فتاوی دارالعلوم دیوبند ج۴ /۲۸۳-۲۸۴)

جس کو فرض کی نماز نہ ملے وہ وتر کیسے پڑھے

سوال: جس شخص کو نماز جماعت فرضوں کی نہ ملے وہ نماز وتر جماعت سے پڑھے۔یا علیحدہ زید کہتا ہے کہ وتر جماعت سے نہ پڑھے۔ صحیح کس طرح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً: وتر جماعت سے پڑھ لے فقط۔

(فتاوی رشیدیہ ص۳۹۷)

(یعنی اگر اس نے عشاء کی نماز جماعت ہونے کے بعد اپنی علیحدہ پڑھ لی ہے۔ تو وتر کی جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔اور اگر اس نے نماز عشاء ابھی تک ادا نہیں کی ہے تو پہلے عشاء کی نماز ادا کرے پھر وتر پڑھے۔ فتاوی محمودیہ ج ۱۱ میں ہے لو دخل بعد ماصلی الإمام الفرض وشرع فی التراویح فإنه یصلی الفرض أو لا وحده ثم یتابعه فی التراویح انظر للتفصیل طحطاوی علی الدرج١ /ص٢٩٧ باب الوتر و النوافل ،طبع دارالمعرفة بیروت)

ربنا تقبل منا إنك أنت السمیع العلیم وتب علینا إنك أنت التواب الرحیم وصلی الله وسلم وبارك وأنعم علیٰ سید نا ونبینا.

محمَّدٍ وعلیٰ آله وأصحابه عدد مایحب ویرضی